صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 21 جون 2016ء بمطابق 15 رمضان المبارک 1437 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

لَّيۡسَ ٱلۡبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمۡ قِبَلَ ٱلۡمَشۡرِقِ وَٱلۡمَغۡرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلۡبِرَّ مَنۡ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلۡكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ وَءَاتَى ٱلۡمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِي ٱلۡقُرۡبَىٰ وَٱلۡيَتَٰمَىٰ وَٱلۡمَسَٰكِينَ وَٱبۡنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِي ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلۡمُوفُونَ بِعَهۡدِهِمۡ إِذَا عَٰهَدُواْۖ وَٱلصَّٰبِرِينَ فِي ٱلۡبَأۡسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَحِينَ ٱلۡبَأۡسِۗ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُواْۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُتَّقُونَ۔

(ترجمہ): یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر اور اسکی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں مال دے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور جو اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہیں جب وہ عہد کرلیں اور تنگدستی میں اور بیماری میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے ہیں۔ یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

وآخِرُ الدعْوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر آئے ہیں کہ نہیں آئے ہیں؟ فنانس منسٹر، پھر میں ایجنڈا آگے لے کر جاؤں گا، اگر فنانس منسٹر نہیں ہیں تو پھر میں اس کی سپیچ کو Skip کر کے آگے جاؤں گا۔ یہ ہمارے پاس ڈیمانڈز جو آئی ہیں، ڈیمانڈ نمبر 1۔

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں او کے، قربان خان پلیز۔

جناب قربان علی خان: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ ډیره مننه سپیکر صاحب، تھینک یو ویری مچ۔ بڑی دیر کی مہربان آتے آتے۔ جناب سپیکر، میں اس پارلیمنٹ کا سینیئر ممبر ہوں اور اس حیثیت سے، ایک حکومتی رکن کی حیثیت سے یہاں پر ہم بیٹھے ہیں۔ یہ سب گواہ ہیں کہ ہم نے آج تک حکومت سے کچھ اپنی ذات کیلئے نہیں مانگا، سب ہاؤس گواہ ہے کیونکہ اللہ نے اس مٹی میں مانگنے کی خصلت ہی نہیں ڈالی ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ میرے تجربے بھی شاید ان کو ناگوار گزرتے ہیں اور جب ہم تنقید کرتے ہیں تو ان کو وہ ناگوار گزرتی ہے۔ جناب سپیکر، میں شروع کروں گا، اے ڈی پی کی جو بک ہے، Allocation کی، فنڈز کی، وہ ہمارے ساتھ بلکہ ہماری آئیڈیالوجی کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے جناب سپیکر! ہم نے الیکشن کے وقت جو وعدے کئے تھے کہ ہم لیجسلیشن کریں گے اور فنڈز لوکل گورنمنٹ کے ذریعے خرچ ہوں گے، وہ وعدہ ہم پورا نہ کر سکے بلکہ سونے پہ سہاگہ کہ رقم ایک مخصوص ٹولے میں تقسیم کی گئی۔ دوسری مزے کی بات، ٹائٹل پر ایک مونوگرام ہے جس پر لکھا گیا ہے "بدل رہا ہے خیبر پختونخوا" میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ Ground reality، اس پر لکھنا چاہیئے تھا "غرق ہو رہا ہے پختونخوا"، Bleeding ہو رہا ہے پختونخوا" (تالیاں) سود پہ پیسے مانگ رہا ہے پختونخوا"۔ میری گزارش ہے مسٹر سپیکر! کہ بالعموم کے پی کے اور بالخصوص نوشہرہ ڈسٹرکٹ کیلئے جس مٹی نے مولانا عبد الحق جیسے لوگوں کو، قاضی حسین احمد جیسی ہستیوں کو، اجمل خٹک جیسی Revolutionary اور قد آور شخصیتوں کو، بااصول جرنیل جنرل بابر جیسے لوگوں کو پروان چڑھایا اور اس ڈسٹرکٹ نے، اس مٹی کو سودی رقم کی ملاوٹ سے پامال نہ کیا جائے۔

زه ډير افسوس سره خبره کوم، ما خو خپل آئيډيالوجي د پاره هيڅ اونکړے شول، نه مې تاسو سره کار شته خو کم سے کم د مولانا ، ستاسو مشر مودودی صاحب روح ته تکليف مه ورکوئ، د خپل سراج صاحب کرپشن فری سوسائټی د هغه مخ ته خاورې مه اچوئ، دا زما يو نصيحت دے ، دومره هوښيار د پاره ډير دے چې ما اوکړو۔ یہ ہمارے اعمال کا، ایمان کا حصہ ہے کہ سب کو جوابدہ ہونا چاہیئے، ایک فرد کی حیثیت سے ہو یا ایک قوم کی حیثیت سے اور جب تک احتساب کا عمل شفاف اور یکساں نہ ہو تو آپ بیشک جتنے بھی قانون لائیں، جتنے بھی بجٹ لائیں، جتنے بھی بل پاس کریں تو یہ بے معنی ہو جاتے ہیں، جہاں قانون مر جائے تو وہاں پر پھر کچھ نہیں رہتا کیونکہ اردو کی ایک مثال ہے "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" اور ابن خلدون کا ایک کوٹیشن میں آپ کو وہ کر لیتا ہوں کہ The collapse of civilization is due to the collapse of institution of accountability، یہ تو ہماری ایک چھوٹی سی حکومت ہے، وہاں تو ایک رومن ایمپائر بھی گر گئی، یہاں پر ہماری جتنی بھی ہے، مغل ایمپائر اس کی حالت دیکھیں اور جب قانون مر جاتا ہے تو Let me speak in my مادری زبان میں، پھر کیا ہوتا ہے جب قانون نہیں رہتا، قانون مړ شی، * + + + + چې قانون مړ شی، زور نادر شی، نر تاله ګيدړ دلير شی، سپي غړمبيږی، زمری شی، ايماندار په سيند لاهو شی، روغ به مری يا به غل کيږی، چې ټول غله تربنه چاپيره شی۔

جناب سپیکر: قربان خان! بجٹ سپیچ کرلیں پلیز، بجٹ کی طرف آپ اپنا۔۔۔۔

جناب قربان علی خان: سر! یہ بجٹ ہے، جب ناانصافی ہوئی ہے تو Accountability، میں اسی کی طرف آرہا ہوں سر، میں سر! Accountability کی طرف آرہا ہوں۔

جناب سپیکر: بجٹ کی طرف، پلیز۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): ذاتی حملے نہ کریں، یہ ذاتی حملے ہیں۔

جناب قربان علی خان: میں نے ذاتی حملے کسی پہ نہیں کئے، میں قانون کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بجٹ پہ پلیز، آپ بجٹ تک محدود ہو جائیں۔

مشیر جیلخانہ جات: سر! تقریر کرنی ہے تو کریں ورنہ یہ ذاتی حملے۔۔۔۔

جناب قربان علی خان: نہیں سر! میں ذاتی حملے نہیں کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ دو منٹ میں وائنڈ اپ کریں، پلیز۔

جناب قربان علی خان: میں ذاتی حملے نہیں کر رہا ہوں۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: (مشیر جیلخانہ جات سے مخاطب ہو کر) آپ بیٹھ جائیں جی، آپ Kindly وائنڈ اپ کریں۔

جناب قربان علی خان: اوکے، سر۔

جناب سپیکر: وائنڈ اپ کریں پلیز، وائنڈ اپ کریں پلیز۔

Mr. Qurban Ali Khan: Okay, just two minutes.

جناب سپیکر: وائنڈ اپ کریں پلیز، وائنڈ اپ کریں، پلیز۔

Mr. Qurban Ali Khan: Okay, this is my promise, just two minutes more, just two minutes.

Mr. Speaker: One minute just, only one minute, please.

جناب قربان علی خان: میں غیر پارلیمانی نہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں جانتا ہوں ملک قاسم صاحب! میں اس کو کرتا ہوں، آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں پلیز، میں بالکل، یہ جو الفاظ اس میں غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں، کئے ہیں، ان کو حذف کرتا ہوں۔

جناب قربان علی خان: مسٹر سپیکر، میں اسی طرف آ رہا ہوں، آپ مائنڈ نہ کریں کیونکہ جب قانون مر جاتا ہے، قانون کیوں مرتا ہے؟ احتساب نہیں ہوتا ہے اور جب احتساب نہیں ہوتا ہے تو پھر یہی ہوتا ہے، پھر کیا ہوتا ہے، پھر احتساب کی قبر پر ایک کتبہ لگا ہوتا ہے کہ:

؎ یہ پھول اپنی لطافت کی داد پا نہ سکا کھلا ضرور مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

آپ بیشک جتنا بھی کچھ کرلیں، ہوگا تو یہی، لوکل گورنمنٹ Ventilator پر ہوگی، اگر احتساب ہوتا تو یہ نا انصافیاں جو بجٹ میں آئی ہوئی ہیں، یہ نہ ہوتیں، ایک مخصوص ٹولے کیلئے یہ سب نہ ہوتا، So, I am، پھر میں ابھی آپ سے کہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز۔

جناب قربان علی خان: My ideology is bleeding، اسے Stab کیا گیا ہے اور ہماری آئیڈیالوجی، میں اپنے دوستوں سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں۔۔۔۔

جناب قربان علی خان: آخری لفظ، میں اپنے دوستوں سے، اپنے Ideological workers سے میں یہ کہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر۔

جناب قربان علی خان: میں یہ کہتا ہوں کہ ایسے۔۔۔۔۔

مشیر جیلخانہ جات: دا څه دے ؟

Mr. Speaker: Finance Minister, Oh, please, please, no cross talking please. Ji, Qurban Ali Khan, please wind up, wind up, please.

جناب قربان علی خان: میری آئیڈیالوجی مجھ سے سوال کر رہی ہے، اپنے Protector سے سوال کر رہی ہے، وہ کہہ رہی ہے کہ

اے ارمان د غیرتي څه عجیبه د سودا وکړه
د خپلې حیا غل شوې د خپله کوره د غله وکړه

والسلام، پاکستان زندہ باد۔

Mr. speaker: Thank you. Finance Minister, Muzaffar Said Sahib, wind up, please.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بجٹ سپیچز ہوئی ہیں اور اس پہ کافی ڈیٹیلڈ ڈسکشن بھی ہو چکی ہے اور ڈسکشن کے آغاز میں جناب مولانا لطف الرحمان صاحب، اپوزیشن لیڈر نے بات رکھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ جعفر

شاہ صاحب اور بابک صاحب اور بھی جتنے ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں اور جتنے بھی ہمارے ساتھی ہیں، انہوں نے اپنی بات رکھی ہے، تو اس حوالے سے ایک تو میں صرف اتنا ضرور عرض کرتا چلوں کہ مولانا لطف الرحمان صاحب نے ایک بات اور ایک نکتہ اٹھایا تھا کہ یہ بجٹ چند اضلاع کا، تو میں صرف اس حوالے سے ان کی بات سے اتنا ہی ضرور سمجھوں گا اور ان کی توجہ بھی میں چاہتا ہوں کہ اس سال جو ایلو کیشنز کی گئی ہیں جناب سپیکر! تو اس میں ڈی آئی خان کیلئے جو ایلو کیشن کی گئی ہے، وہ 2.27 جو کہ پورے صوبے کی لسٹ میں تین نمبر پہ دی گئی ہے، یہ ریکارڈ میرے پاس ہے، بالکل میں مولانا صاحب کو یہ بتا بھی سکتا ہوں، ان کے ساتھ بیٹھ بھی سکتا ہوں، ان کو Calculated result میں ان کو دے سکتا ہوں، تو مجھے یقین ہے کہ شاید مولانا صاحب اور جن ضلعوں کی طرف انہوں نے اشارہ کیا تھا کہ ان میں صوابی وغیرہ وغیرہ، تو ان کی ایلو کیشن بہت ہی کم کی گئی ہے تو میں ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن یہ میں نے پی اینڈ ڈی کے ریکارڈ سے لی ہے اور بجٹ بک اور اس سے میں نے لی ہے، تو ان شاء اللہ مولانا صاحب اس حوالے سے Cooperate بھی کریں گے اور جہاں تک انہوں نے بات کی تھی Personal explanation کے حوالے سے کہ جو بجٹ تیار کئے جاتے ہیں تو اس سے عوامی نمائندے باخبر نہیں ہوتے تو ایک لحاظ سے تو ان کی بات صحیح ہے کہ تمام ساتھی بجٹ سپیچ اور پی اینڈ ڈی اور یہ اے ڈی پی میں اتنے Involve نہیں ہوتے تو بعض اس کو سرسری دیکھتے ہیں لیکن جن کو Portfolios حوالے کئے گئے ہیں، وہ Portfolio کے حوالے سے بالکل اپنے سبجیکٹ پہ، اپنے کام کے حوالے سے اس پہ دسترس رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ العزیز یہاں پہ جتنے بھی Portfolios جتنے منسٹرز کے حوالے کئے گئے ہیں تو They are fully competent and they know their jobs، تو مولانا صاحب! ان شاء اللہ آپ تعاون بھی کریں گے اور آپ ساتھ بھی ہوں گے لیکن ان شاء اللہ کوئی ایسی بات نہیں ہو گی کہ آپ کی کیبنٹ میں یا آپ کے دوستوں میں کوئی ایسا ساتھی ہو گا کہ وہ اپنے Portfolio کو جانتا نہیں ہے۔ جہاں تک مولانا صاحب کی ایک بات کا، میں اس کو اور بھی قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے مرکز سے جو اپنے حقوق کی بات کی ہے تو اس حوالے سے میں اپوزیشن کا بھی مشکور ہوں، مولانا صاحب ساتھ تھے، پارلیمانی لیڈرز بھی ہمارے ساتھ تھے، میں پولیٹیکل جتنی بھی ہماری پولیٹیکل قیادت ہے صوبے کے اندر، خواہ وہ کسی

بھی پارٹی کی ہو، میں ان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے محترم پرویز خان خٹک صاحب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے ساتھ شانہ بشانہ، قدم بہ قدم وہ ان کے ساتھ چلے اور مرکزی حکومت کو اس بات پہ مجبور کیا کہ انہوں نے جو 1991ء سے ہمارا نیٹ ہائیڈل پرافٹ جو چھ ارب پہ Cap تھا، اس کو Uncap کر کے اٹھارہ ارب تک پہنچادیا اور اس گورنمنٹ کو اس کا کریڈٹ دینا چاہیے کہ انہوں نے جتنی بھی liabilities اور جتنے بھی بقایاجات کی ہم باتیں کرتے تھے، وہ اپنی جگہ پہ، اس پہ ہم پہلے بھی اسمبلی اور ہم سے پہلے بھی حکومت تھی، ان سب نے اس چیز کو Highlight بھی کیا اور انہوں نے بالکل دلی کوششیں کی ہیں، ان کی نیت پہ شک نہیں کیا جاتا لیکن جہاں تک Out put کی بات ہے، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس سے کیا بنا؟ تو موجودہ حکومت کو یہ کریڈٹ چلا جاتا ہے کہ 88 ارب کے بقایاجات ان پہ ہم نے Due کئے اور اس ڈسکشن کے بعد چونکہ ان کے Reconciliation کے دوران اٹھارہ ارب سے کچھ اوپر پیسے تھے کہ جو ہم نے Pay کرنے تھے تو ان کو منہا کر کے 70 ارب پہ ہم نے یہ فیصلہ کیا اور ایم او یو سائن کیا جو کہ کرنٹ ایئر میں 25 ارب انہوں نے دینے ہیں تو مجھے یقین ہے، وہ تو ڈاکومنٹس ہیں، ان کا تو ایگریمنٹ ہے، وہ تو اپنی جگہ پہ ایک بات ہے اور وہ دیتے رہیں گے، پندرہ ارب آئندہ سال بھی دیں گے ان شاءاللہ، تو اس حوالے سے میں اپوزیشن کو بھی Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے اس حوالے سے ہمارا ساتھ دیا ہے اور ان شاء اللہ ساتھ دیتے رہیں گے اور بھی کچھ مولانا صاحب کی بات، چونکہ اس لئے میں ان کا بار بار حوالہ دیتا ہوں کہ وہ ہم میں بڑے زیادہ ذمہ دار فورم پہ ہیں، پوسٹ پہ اور ذمہ دار حیثیت پہ ہیں تو وہ پوری اپوزیشن کی اور پوری ایک کمیونٹی کی قیادت کر رہے ہیں، تو اس میں اور بھی جو ڈسکشنز ہیں، اور بھی ایم پی ایز حضرات جو ہیں، ہمارے پارلیمانی دوستوں نے اس کو اٹھایا ہے لیکن مولانا صاحب چونکہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں تو اس حوالے سے انہوں نے جو اپنے پچیس، چھبیس پیجز پہ جو Calculation کی تھی، اب بھی میں مولانا صاحب کو کہتا ہوں کہ اگر وہ کلکولیٹر نکالیں اور اس کو جمع کر لیں تو آپ کو ہمارے بجٹ کا جو کل حجم ہے، وہ پانچ سو پانچ ارب ہے اور اس میں جاری اخراجات جو ہیں، وہ تین سو چوالیس ارب اور جو ترقیاتی اخراجات ہیں، ان کے حوالے سے ہم نے ایک سو چھیاسٹھ ارب مختص کئے ہیں تو اس کا، یہ تینوں فگرز کو بالکل اس کو جو اس کی بجٹ کاپی ہے، دیکھ لیں اور تقریر بھی دیکھ لیں اور اسے Calculate کریں تو انہیں Net result

ان شاءاللہ ملے گا۔ تو اس حوالے سے بھی میں مولانا صاحب کو یہ یقین اور ایشورنس دلانا چاہتا ہوں کہ یہ چونکہ بجٹ ڈاکومنٹ اسمبلی کی پراپرٹی ہے اور اسی کو ہی پاس کرنا ہے، اسی کو ہی سامنے پیش کرنا ہے اور ایک Consensus سے پاس کرنا ہے تو ہم جمہوری لوگ ہیں، مولانا صاحب! آپ اور جتنے بھی، ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے جو بات کی ہے تو نیت اپنی جگہ پہ، نیت اپنی جگہ پہ، وہ تو اللہ کو علم ہوتا ہے کسی کو علم نہیں ہوتا، لیکن ہماری خواہش، ہماری سوچ یا ہماری فکر یہ ہے کہ اکثر باتیں آپ نے نیک نیتی سے کی ہیں تو اس نیک نیتی کو ہم Appreciate کرتے ہیں اور اس میں ہم ایک دوسرے کو ساتھ لیکر چلیں گے، ان شاء اللہ اور بابک صاحب بھی تشریف لائے ہیں تو بابک صاحب کے بھی اس حوالے سے جتنے بھی ان کے سوالات تھے، جتنے بھی ان کے وہ ہیں تو اس حوالے سے ان کے یہ سوالات قدرے مشترک تھے، تو میں ان کی اپنی پولیٹیکل اسٹیٹمنٹ جو انہوں نے دی ہے، اس کا الگ فورم پہ ایک دوسرے کو جواب دیا جاتا رہے گا لیکن جہاں تک بجٹ کی بات ہے، جہاں تک بجٹ کی انہوں نے بات کی ہے اور ٹیکسز کی بات کی ہے تو یہ ٹیکسز، تو ہمارے یہ دوست خود بھی حکومت میں رہے ہیں، ان کو اندازہ ہے تو اس حوالے سے کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اضافی ٹیکس ڈالا گیا ہے یا اضافی عوام پر کچھ بوجھ ڈالا گیا ہے بلکہ میں اگر آپ کو یہ کہوں کہ انتقالات پہ تو ہم نے اتنا ریلیف دیا ہے کہ دو پرسنٹ سے ہم نے ایک پرسنٹ کم کیا ہے، یہ میرے خیال میں پارلیمانی تاریخ کا ایک انوکھا واقعہ ہے (تالیاں) کہ ہم بجٹ کو، بجٹ میں اپنے ٹیکسز کو کم کراتے ہیں تو میرے خیال میں اس بات کو آپ نے Appreciate کرنا ہے اور آپ نے کیا بھی ہے تو اس حوالے سے ہم آپ کے بھی مشکور ہیں اور راجہ فیصل زمان صاحب نے بات کی ہے، ہماری آمنہ سردار صاحبہ نے بات کی ہے، اور بھی جتنے ہمارے دوست ہیں، ساتھی ہیں تو ان کے نام، نلوٹھا صاحب ابھی تشریف نہیں لائے ہیں، انہوں نے بھی یہاں پہ بڑی تفصیل سے بات کی ہے، جعفر شاہ صاحب کی باتیں تفصیل سے نوٹ کی گئی ہیں اور تمام کی، اس حوالے سے سردار حسین صاحب ایم پی اے، چترال کے حوالے سے انہوں نے جو بات کی ہے تو یہ ساری چیزیں، اس میں علاقے کی بھی باتیں ہیں، اس میں اسمبلی کی بھی باتیں ہیں اور اس میں تجاویز بھی ہیں، جیسا کہ انہوں نے چترال کا رونا رویا ہے تو اگر وہ روئیں یا نہ روئیں لیکن یہ ہے کہ اس حوالے سے ہم چترال کے، سی ایم صاحب بھی تشریف فرما ہیں، جو فیڈرل 'پی ایس ڈی پی' پہ جب میٹنگ ہو رہی

تھی تو چترال کے حوالے سے ہماری حکومت نے، ہم نے ایک مدعی کا کردار ادا کیا ہے اور گزشتہ جو سیلاب آیا تھا تو سی ایم صاحب اور ہماری کیبنٹ اور منسٹرز نے خود جا کر ان لوگوں کے ساتھ انہوں نے وہاں پہ اس غم و درد اور اس تکلیف میں وہ شریک بھی تھے اور صوبائی حکومت کے جتنے بھی Available resources تھے، میں اس حوالے سے مرکز کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی اس حوالے سے، گو کہ انہوں نے وہ Commitment پھر بھی پوری نہیں کی لیکن وہ On the spot ہمارے ساتھ تھے۔ میں پاکستان آرمی کا بھی مشکور ہوں، تمام این جی اوز کا بھی میں مشکور ہوں کہ جب بھی صوبے کو کوئی حالات درپیش آئے تو اس Critical situation میں ان سب نے ایک قدم آگے آ کر حکومت کا ساتھ دیا ہے، عوام کو Protect کیا ہے اور عوام کے حقوق کیلئے انہوں نے کام کئے ہیں تو اس حوالے سے ان شاءاللہ العزیز یہ جو ہمارے دوست ہیں، ہمارے ساتھی ہیں، ان شاءاللہ اس میں ہم کوشش کریں گے کہ آپ کی ان آراء کو، آپ کی ان تجاویز کی ہم ساکھ اور لاج بھی رکھیں گے، ہم تنقید بغرض اصلاح بھی جانتے ہیں، ہم تنقید بغرض تنقید بھی جانتے ہیں اور چونکہ ہم پارلیمانی لوگ ہیں، پارلیمانی ساتھی ہیں تو ان شاءاللہ آپ کی تنقید کو ہم بغرض اصلاح لیتے ہیں، اس کی ہم قدر کرتے ہیں، اس کا احترام کرتے ہیں اور ان شاءاللہ اس احترام کو جاری بھی رکھیں گے۔ میں چونکہ بعض باتوں کا On the spot کنسرنڈ منسٹر نے اس وقت بھی جوابات دیئے ہیں تو ان کے ان شاءاللہ Satisfactory جواب ان کو بھی ملے ہیں، جعفر شاہ صاحب! آپ نے جو بجلی کی پیداوار کی باتیں کی ہیں تو ان شاءاللہ اس پر موجودہ حکومت، آپ نے تو مثلاً ان اور ایک دو کی بات کی تھیں تو اس پہ کام بھی تیز کیا جائے گا، اس کو ہم Own بھی کرتے ہیں اور ہم چاہتے بھی ہیں کہ اس مروجہ پالیسی کو تھوڑا سا ہم اور بھی ریلکس کریں، ہم اور بھی اس پہ لوگ Involve کریں تاکہ ہم بجلی کے کرائسز پر قابو پا لیں اور جو لوڈ شیڈنگ کی لعنت ہے، جو عذاب ہے ہم پہ، تو ان شاءاللہ اس کو ہم، آپ نے یہاں پہ جو کفایت شعاری کی بات کی ہے تو کفایت شعاری ایک لحاظ سے ہم نے، آپ نے اخراجات کی بات کی ہے تو جب چھ سو پوسٹیں آپ اس کیلئے Create کرتے ہیں تو اس کے Against اس کے وہ بھی ہو جاتی ہیں، تو اس میں یہ نہیں ہے کہ ہم نے Excess کیا ہے، ہم کوشش کرتے ہیں کہ Within limits ہم اپنے اخراجات کو، اور ہم اپنے شاہانہ، شاہ خرچانہ انداز اور شاہانہ انداز اور شاہ خرچیاں اور باہر جانے، اس لحاظ سے ہم اس کو

Discourage بھی کرتے ہیں، ہم نے فیصلہ بھی کیا ہے کہ کوئی بھی منسٹر، کوئی بھی ہمارے پارلیمانی لوگ سرکاری خرچے پر کسی بھی میٹنگ کیلئے باہر نہیں جائیں گے اور ہم اس کو Intact بھی کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ کوئی بھی نہیں جائے گا، ان شاء اللہ العزیز (تالیاں) تو یہ ہے کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہم صوبے کے Available resources کو، اور یہ جو ہماری کم آمدنی ہے، آپ کو میں جناب سپیکر! آپ کے توسط سے یہ علم آپ کو بھی ہے، ہمارے ہاؤس کو بھی کہ 90 پرسنٹ ہم مرکز پہ Depedent ہیں، 10 پرسنٹ ہمارا اپنا ریونیو ہے تو جناب سپیکر! اس حوالے سے بھی ان شاء اللہ آپ کو اور ہاؤس کو بھی ایشورنس دلانا چاہتا ہوں کہ ہم اپنے ریونیو پہ، یہاں پہ بات کی گئی ہے کہ اس کو ہم Enhance کرنے کی کوشش کرتے ہیں، میں سکندر خان شیر پاؤ کی قیادت میں جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، پلیز، آرڈر پلیز، آپ سپیچ سن لیں، جو وہ کہہ رہے ہیں، پلیز۔

وزیر خزانہ: تو انہوں نے اس حوالے سے ایک نئی پالیسی، ایک نئی سوچ اور ان کی ٹیم نے کہ ہماری جتنی بھی پراپرٹی ہمارے پاس Available ہے، اس کو ہم اور بھی کمرشل کے طور پر Utilize کریں تاکہ مستقل طور پہ ریونیو اس سے زیادہ ہو جائے۔ ایک بات جو قدرے مشترک میں سنتا رہا کہ سود کی جو بات ہو رہی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ سود، یہ فیصلہ نہ صرف اسمبلی کا ہے، یہ فیصلہ نہ اسمبلی چیلنج کر سکتی ہے یہ جو قرآن اور حدیث میں جو سود کیلئے اصول ہے، جو سود کی ممانعت ہے، جو سود کی لعنت ہے تو اس پہ کوئی بات بھی نہیں کر سکتے، ہم چاہتے ہیں کہ سودی نظام کا خاتمہ ہو، ہم چاہتے ہیں کہ سود کی لعنت کو ہم پاکستان کے سسٹم سے نکالیں لیکن آپ بھی جانتے ہیں، ہم بھی جانتے ہیں کہ اس سسٹم کو آہستہ آہستہ آپ کیسے Streamline کریں گے، کیسے اس کو آپ ٹھیک کریں گے، کتنا آپ Fast چلتے ہیں، کتنے آپ کے Premises ہیں، کتنا آپ کی صوبائی اسمبلی کا اختیار ہے، کتنا اس میں آپ کر سکتے ہیں؟ ایک بات میں اور بھی کرنا چاہتا ہوں، اور یہ اچھی بات ہے، آپ نے سود کی بات کی ہے کہ سود کو نہیں ہونا چاہیئے تو میں، میں تو چاہتا ہوں بابک صاحب سے تھوڑی گپ شپ میں معذرت کے ساتھ کہ:

اشنا زمونږ د نظریې زور به منې او که نه
د سیپارې منکرو ترخ کبنې سیپارې اونیوې

(تالیاں)

تو مجھے بڑی اچھی لگتی ہے جب سود کی بات ہو اور ہمارے اپوزیشن سے لوگ اٹھیں، ہم ان کا احترام کرتے ہیں اور ان شاءاللہ اس حوالے، ایک بات جو میں یہاں نوٹ کر چکا ہوں، ہماری جو ساری ٹیم موجود ہے، یہ جو اپوزیشن کی طرف سے جو یہ بات آئی ہے، اس کو میں Own بھی کرتا ہوں ایک لحاظ سے کہ پچھلے بجٹ کے جتنے بھی اعلانات ہوئے ہیں، کچھ حصہ اس کا یوں ہے کہ اس پر عمل نہیں ہوا ہے، اس کو ہم نہیں Deny کر سکتے، اس کو ہم Oppose نہیں کر سکتے، اس کا میں جواب در جواب نہیں دینا چاہتا، میں آج فلور آف دی ہاؤس پہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں جو بھی پالیسی ہے، اس پہ گزشتہ بجٹ کا پی میں جو بھی چیز موجود ہے، ایک ماہ کے اندر اندر اس پہ عمل ہونا چاہیے اور میں وزیر اعلیٰ صاحب! آپ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ سی ایم صاحب! یہ جو ہمارے بجٹ پہ جتنے بھی اعلانات ہیں، میں ان تمام ڈیپارٹمنٹس کو ایک بار پھر یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے گزشتہ 2015-16ء کے بجٹ میں لوگوں کیلئے جتنی بھی Compensation یا جتنے بھی الاؤنسز یا جتنی بھی پوسٹس یا جتنی بھی، ان کو اگر کوئی زیادہ ٹیکنکل مشکل ہو تو اس پہ اسمبلی کو اعتماد میں لیں کیونکہ یہ اس کی پراپرٹی ہے، یہ اس ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ نہیں ہے، Implementation ان کا کام ہے، اگر Implementation میں کوئی مسئلہ ہو تو ہمیں بالکل Written میں بھیج دیں، ہمیں بتا دیں لیکن میں اپوزیشن کا اور ٹریژری بنچز کا، میں تمام دوستوں کا مشکور ہوں اس لحاظ سے کہ انہوں نے جو بات کی ہے کہ اس کو من و عن Implement کرنا چاہیے، تو اس پہ تمام حکومت کا، یہ خواہش ہماری نہیں تھی کہ ہم نے ڈالے تھے، اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کو ضروری سمجھتے تھے تو ان شاءاللہ اس کو ہم Honor بھی کریں گے۔ میں اپوزیشن کے دوستوں کا اس لحاظ سے مشکور ہوں کہ مذاکرات کے دروازے کبھی بھی بند نہیں ہوئے ہیں، میں ذات کے حوالے سے کبھی بھی آپ سے بات نہیں کرتا، مجھے اس بات پہ ضرور ایک افسوس ہے کہ جب کبھی بھی ایک بات اٹھائی جاتی ہے اور جو کسی کی ذات کے ساتھ ہو تو میں اس حوالے سے ایک موقع پہ، خیبر بینک کے حوالے سے کہ اس پہ میں ایک کلیئر وہ کروں گا ان شاءاللہ، آپ سنیں گے لیکن چونکہ اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے، کمیٹی نے اس پہ کام کیا ہے، کیبینٹ تک وہ بات پہنچ چکی ہے، کیبینٹ میں جو بات

Adopt ہوئی ہے، ابھی اس پہ مزید، Further process اس پہ جاری ہے، تو اس کے جاری ہونے کی وجہ سے میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ میں اس پہ Respond کروں، گو کہ آپ کی طرف سے بار بار اس کی طرف توجہ دلائی گئی تھی لیکن ایک بات میں اللہ کو گواہ کر کے اقرار کرتا ہوں اور میں آپ کو بھی ایشورنس دلاتا ہوں، میں لوکل گورنمنٹ میں بھی ممبر رہا، میں ایم ایم اے کے دور میں بھی ممبر رہا

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آپ پلیز، میاں صاحب!

وزیر خزانہ: اور میں اب بھی اس اسمبلی کا، لیکن آپ میرے ذاتی ریکارڈ کو دیکھ لیں، میں نے ان دونوں ادوار میں ایک روپے کا میڈیکل بھی نہیں لیا ہے، میں نے ایک روپے کا میڈیکل بھی نہیں لیا، اس لحاظ سے میں نے یہ چھوٹی چھوٹی سی جو آپ کو مراعات دی جارہی ہیں، میں نے ان کو بھی نہیں لیا ہے، ہم قومی خزانے کو امانت سمجھتے ہیں اور ان شاء اللہ العزیز میں اس وقت آپ کو ابھی بتاتا ہوں کہ یہ چونکہ کروڑوں عوام کا ایک نمائندہ جرگہ ہے تو اس کے سامنے میں ایک ذمہ دار فرد کی حیثیت سے آپ کو یہ ایشورنس دلانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ سازشیں کرتے ہیں، جو لوگ حکومتوں کو بدنام کرتے ہیں، جو لوگ آپ لوگوں کو، ان شاء اللہ یہ ساری چیزیں اپنی جگہ پہ ہم بالکل صوبے کے عوام کی خدمت کیلئے ایک ہیں، میں مولانا صاحب اور آپ تمام پولیٹیکل جتنے بھی ہمارے سکالرز ہیں، ان میں بڑے اچھے پائے کے پولیٹیشنز ہیں، انہوں نے بڑی Valid تجاویز دی ہیں جن کو یکسر مسترد نہیں کیا جاسکتا، ان کو ہم Own بھی کریں گے، ہم اس کو آنر بھی کریں گے اور حکومت کی طرف سے میں آپ کو یہ یقین دہانی دلانا چاہتا ہوں کہ چونکہ میں Controversial باتیں نہ، جہانداد صاحب! جہانداد صاحب! پلیز آپ تشریف لے جائیں۔

جناب سپیکر: (ارباب جہانداد خان، رکن اسمبلی سے) آپ پلیز، تھوڑا، ارباب صاحب۔

وزیر خزانہ: جہانداد صاحب! آپ کو اور موقع دیا جائے گا، پلیز آپ اپنی سیٹ پر چلے جائیں، یہ بات نہیں ہے، میں آپ کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری ایک سوچ ہے، اس ہاؤس کا اس بات پہ Consensus ہے، میں کسی کے منہ پہ تعریف کا قائل نہیں ہوں لیکن پرویز خٹک صاحب کو تو یہ کریڈٹ دینا چاہیئے کہ انہوں نے اپوزیشن کو جتنا بھی ایک اس کا Due right ہے اے ڈی پی میں، ان کو بالکل وہ دیتے ہیں،

بہر حال مجھے مرکز کا بھی علم ہے، مجھے پنجاب اسمبلی کا بھی علم ہے، مجھے سندھ اسمبلی کا بھی علم ہے، مجھے گزشتہ گورنمنٹ کا بھی علم ہے کہ ان لوگوں نے کیا کیا تھا؟ تو میرے خیال میں اگر اس میں کوئی کمی، رہی سہی کسر ہو تو پرویز خٹک صاحب سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لیڈر رہیں، یہ اپنی ذات کیلئے نہیں ہے، اپنے حلقوں کیلئے اور جو میں نے آپ کو ریکارڈ پیش کیا تو ہم آپ کو سپورٹ بھی کرتے ہیں، چونکہ یہ اسمبلی عوام کی اسمبلی ہے، عوام کے نمائندوں کی ہے تو ان شاءاللہ اس میں ہم آپ کو سپورٹ کرتے رہیں گے۔ میں جناب سپیکر! آپ کے توسط سے ایک بات کہ ہماری ایک Reputation جانی چاہیے، مجھے اس بات پہ ضرور افسوس ہوا کہ اس وقت ایک بہت بڑے پائے کے ایک ایکس بندے نے جو ایک بڑے عہدے سے ریٹائر ہو چکے ہیں، وہ بیٹھے تھے تو بعد میں مجھے کہنے لگے کہ تھوڑا سا مجھے افسوس ہوا کہ پٹھانوں کے اندر جتنی صلاحیت ہے، اس صوبے کے اندر جتنی صلاحیت موجود ہے ان لوگوں کے اندر تو یہ جو آپ کا ایک دوسرے کے ساتھ جو انداز بیان ہے، تو یہ مجھے ویسے نہیں لگتا، تو اس بات سے، اگر میری طرف سے ہو، ٹریژری بنچز کی طرف سے ہو، اس طرف سے ہو تو ان روایات کو ختم کرنا چاہیے اور ایک جرگہ کی حیثیت سے، بھائی چارے کی حیثیت سے اس ایوان کو چلانا ہے، اس ایوان کو چلائیں گے۔ میں میڈیا کا مشکور ہوں کہ انہوں نے، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے، تمام ہمارے اسمبلی کے جتنے بھی ساتھی ہیں، انہوں نے اس سیشن کے اندر بڑا Cooperate کیا، گو کہ سخت موسم ہے اور آپ کو اندازہ ہے رمضان کے اندر یہ لوگ باہر وہاں پہ دھوپ میں ڈیوٹیاں دے رہے ہیں تو تمام کا ہمیں احساس ہے اور ان شاءاللہ اس ایوان کو ہم بھائی چارے کے ساتھ، اخوت کے ساتھ، محبت کے ساتھ اس کو چلائیں گے اور پرویز خٹک صاحب! آپ ہمارے لیڈر رہیں، اس طرف کے بھی اور اس طرف کے بھی، یہ سارے آپ کے بھائی ہیں اور دست شفقت تمام پہ رکھیں۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ میں بالکل صرف ایک بات جو مظفر سید صاحب نے کہی ہے کہ یہ چونکہ ہماری ایک روایت ہے اور ہماری Tradition ہے کہ جو بھی بات کرے، جتنی بھی اس کی وہ ہو، اس کو شائستگی سے اور مہذب طریقے سے کرے تاکہ اس کا جو بھی موقف ہو تو وہ موقف بھی سامنے آجائے اور کوئی ایسا میسج

بھی نہ جائے کہ یہاں جتنے بھی بڑے بیٹھے ہیں، یہ قوم کو Lead کرتے ہیں، ان کے بارے میں کوئیNegative effectنہ ہو۔اب میں ڈیمانڈز کی طرف جاتاہوں۔

Demand No. l, the honourable Minister for law, please.

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب امتیاز شاہد(وزیر قانون): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جوکہ مبلغ16کروڑ83لاکھ دس ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے اداکرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ30جون2017ءکو ختم ہونےوالے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 16 crore, 83 lac, ten thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2017, in respect of Provincial Assembly.

Since no cut motion has been moved by any honourable Member on Demand No. 1, therefore, the question before the House is that Demand No. 1 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The mtion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No.2, honourable Minister for Law.

یہ ایڈمنسٹریشن کی ہے،اس کو میں تھوڑاڈیفر کرتاہوں،میں کسی اوردن اس کولے لونگا۔جی!

(شور)

جناب محمد علی(پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر! اس کو نہیں لوگے؟

جناب سپیکر: نہیں، میں تولوں گا لیکن کل یا کسی اور دن لے لوں گا میں اس کو کیونکہ،جی، ڈیمانڈ نمبر3، آنریبل منسٹر فار فنانس۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: ما خو بہ خبروې چې آخر ولې ؟

جناب مظفر سید(وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔میں تحریک پیش کرتاہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: صاحب! دا ما ډیفر کړو، بله روځ به ئے اخلمه، نن ئے نه اخلم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: نو اخر وجه ئے څه ده؟

جناب سپیکر: وجه به بیا زه تاسو ته دغه کړم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: سپیکر صاحب! وجه خو ئے راته اوښایه، دا زما Right دے۔

جناب سپیکر: ځکه خو زه تا ته ویم چې دا ما دغه کړے دے، بله روځ به ئے اخلم کنه، لږ په خبره ځان پوهه کړه۔ جی!

(شور)

وزیر خزانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

(شور)

جناب محمد علی: نه نو دا ئے پریښنودو او۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا چونکه دیکښې هغه بله روځ د هاؤس یو بزنس راغلے وو، ځه بخت بیدار خان د Explain کړی هغه۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب، شکریه۔ چونکه د ایوان نه زه د دې ډیپارټمنټ د سټینډنګ کمیټۍ چیئرمین یمه او دا ډیپارټمنټ خو ځله مونږه په دې میټنګ اوکړو چې زمونږه د صوبائی اسمبلئ ملازمینو ته سرکاری حیثیت ورکړئ، دا دوئ چې کوم مراعات په سیکرټریټ کښې سرکاری ملازمینو له ورکوی، هغه د دې اسمبلئ ته ورکړی، هغوی د دوئ نه انکار کړے دے، حالانکه د سپریم کورټ فیصله ده، د هائی کورټ فیصله ده، د پنجاب اسمبلئ چې کوم دے نو ملازمین سرکاری ګرځولی شوی دی، سندھ اسمبلئ ته هغه مراعات حاصل دی او زمونږ دې اسمبلئ ته مطلب دا دے چې هغوی د انا مسئله جوړه کړې ده، هغه سیکرټریټ والا حیثیت ورته نه ورکوی، د ملازمینو چې کوم دوئ له پکار دی، دغه د پاره مونږ وایو چې دا ډیفر شی او تر څو پورې مطلب دا دے چې هغوی زمونږ دا ډیمانډ نه وی منظور کړے، دا مسئله ئے نه وی منظور کړې چې د

اسمبلئ سرکاری ملازمینو ته دې هغه حیثیت ورکړی چې کوم سیکرټریټ ته ورکړے شوے دے۔

جناب سپیکر: شکریه، بس دا ډیفر شو Already۔ ډیمانډ نمبر 3، آنریبل منسټر فار فنانس، پلیز۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 96 کروڑ 10 لاکھ 15 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. One billion, 96 crore, 10 lac, 15 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2017, in respect of Finance, Treasuries & Local Fund Audit.

اس پر کٹ موشنز آن ڈیمانڈ آئی ہیں، کٹ موشنز آن ڈیمانڈ، تو یہ تو بہت زیادہ ہیں، میں اگر سب کے نام ایک ساتھ لے لوں کیونکہ یہ تقریباً سردار اورنگزیب نلوٹھا، سردار فرید احمد خان، مسٹر محمد شیراز خان۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر! یہ تو بہت زیادہ ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں۔

ایک رکن: بہت زیادہ ہیں تو ان میں کچھ وہ کریں۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ ابھی تو تقریباً پچاس ہیں، یہ تو سارا ایک ہی ہو جائے گا ہاں، یہ اس پہ بہت زیادہ ہیں، میں نے کہا سب کے نام میں لے لوں گا، ایک دو آدمی اس کو مطلب پیش کر لیں گے کیونکہ یہ بہت زیادہ ہیں، میں نام سب کے لیتا ہوں نا۔ میاں ضیاء الرحمان، مسٹر زرین گل، سردار ظہور، مسٹر فخر اعظم، مسٹر شاہ حسین، مسٹر صالح محمد، سید سردار حسین، مسٹر محمود احمد خان، مسٹر عصمت اللہ، میڈم عظمیٰ خان، مسٹر اعزاز الملک افکاری، مسٹر سردار حسین بابک۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! زه خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، دا زه لږ Explain کړم بیا۔۔۔

جناب سردار حسین: زه به پرې خبره اوکړم نو بیا به----

جناب سپیکر: زما مطلب دا دے چې یو مینځ کښې کټ موشن، کټ موشنز یو دی، کټ موشنز یو دی-----

جناب سردار حسین: زه هم په دې خبره کوم، زما پرې کټ موشن دے۔

جناب سپیکر: نه، زه لړ نوم واخلم نو بیا تاسو ته خبره کومه۔ سید جعفر شاه، بابر خان، جمشید خان، ولی محمد، سردار ثناء اللّٰه، عبدالستار، ملک ریاض، قربان خان، جی سب سے پہلے پھر میں موقع دیتا ہوں سردار اورنگزیب نلوٹھا، Lapse، سردار فرید، مسٹر شیراز، میاں ضیاءالرحمان، جی!

میاں ضیاءالرحمان: میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: مسٹر زرین گل۔

جناب زرین گل: زما د لسو روپو دے۔

جناب سپیکر: جی مسٹر سردار ظہور، Lapse، مسٹر فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہاں پر پھر میں یہ عرض کروں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کٹ موشن، صرف موشن پیش کریں۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب، میں پچاس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر شاہ حسین الائی۔

جناب شاہ حسین خان: زه د پنځوس روپو کټ موشن تحریک پیش کوم۔

جناب سپیکر: مسٹر صالح محمد، سید سردار حسین، محمود خان، محمد عصمت اللہ، میڈم عظمیٰ خان، مسٹر اعزاز الملک افکاری، Withdraw کوئ؟

جناب اعزاز الملک افکاری: جی۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک، سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: زه د درے زرو روپو د کټ موشن تحریک پیش کومه جی، مهربانی

جناب سپیکر: سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: زه جی د لسو روپو د کټ موشن تحریک پیش کوم۔

جناب سپیکر: بابر خان، بابر خان، جمشید خان، مسٹر ولی محمد، صاحبزادہ ثناءاللہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: زه د زرو روپو کټ موشن پیش کوم جی۔

(شور)

جناب سپیکر: عبدالستار خان، ملک ریاض، مسٹر قربان علی۔

جناب قربان علی خان: میں One thousand rupees کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی زرین گل، مسٹر زرین گل، پلیز مختصر رہیئے گا کیونکہ رمضان بھی ہے اور ٹائم۔

جناب زرین گل: سرا زه خو به ډیر څه نه وایم خو دومره څه وایم چې مهربانی د اوکړی د فنانس ډیپارټمنت نه دوئ ته خو دا پیسې څه داسې بنکاریږی لکه دا دوئ د جیبه ئے اوباسی (قہقہے) د دوئ یو فنانس آفیسر ته لاړم، هغه لګیا دے قائد اعظم دغه ئے ایښے دے، هغې کښې لیکلی دی چې یره د چا د دباؤ د لاندې مه راځئ، نو ما اووئیل چې مونږه دباؤ نه اچوؤ خو مهربانی اوکړئ دا کارونه روکاویږی چې پیسې نه ریلیز کوئ نو دا کار به څنګه کیږی؟ نو مهربانی د اوکړی چې دا پیسې او ریلیزز چې دی کنه، دا د بروقت کوی او دا پوستونه د سینکشن کوی او د هغه کوی چې یو شے منظور شی، هغه دغه شی نو په هغې بیا څله دوئ رکاوټ اچوی؟ نو مهربانی د اوکړی چې دا روکاوټونه د ختم کړی۔

جناب سپیکر: فخر اعظم، پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: میں یہاں یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ یہ کس طرح کا فنانس ہے کہ انہوں نے جو پہلے، ایک تو یہ بجٹ پانچ اضلاع تک محدود ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ بنوں کیلئے انہوں کیا رکھا ہے؟ عمران خان صاحب آئے تھے، انہوں نے بنوں میں اعلانات بھی کئے تھے، عمران خان نے جتنے بھی اعلان کئے ہیں، اس پورے بجٹ کی کتاب میں اس کا کوئی نام ونشان نہیں ہے، تو یہ کس طرح کے، خود آپ کے اپنے لیڈر جو اعلانات کرتے ہیں، آپ اس کی پرواہ نہیں رکھتے تو اس۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ مسٹر شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، زرین گل باچه خبرې اوکړلې او فخر اعظم صاحب خبرې اوکړې، دا بجټ که خیر وی که تاسو ټول دا بجټ بک اوګوری، دا Annual ADP، دیکښې د بټګرام ذکر یا بټګرام له په یو مد کښې یو څائې کښې پیسې نشته دې، چې کوم Ongoing سکیمونه، نو هغې له په څلورو کروړو کښې په پینځو کروړو کښې، شپږو کروړو کښې، په لسو کروړو کښې پنځوس لکهه روپئ دی یا پینځویشت لکهه روپئ دی یا لس لکهه روپئ دی جی، سپیکر صاحب! دا بټګرام ضلع هم د دې صوبې ضلع ده، هلته کښې هم پښتانه پاتې کیږی، د دې صوبې دی، مسلمانان دی او مونږه خو ستاسو د دی میندیټ احترام کوؤ، تاسو مو منسټران منلی ئې، بیا چیف منسټر منلی ئې، تاسو مهربانی اوکړئ زمونږه د میندیټ احترام اوکړئ او مونږه هم د هغې څائې منتخب نمائندګان اوګڼئ۔ دویمه خبره دا ده سپیکر صاحب! چې د فیډرل ګورنمنټ د دې سرکاری ملازمینو په الاؤنسز کښې د دریم الاؤنس هغه ئې په تنخواه کښې ضم کړی دی نو دوئ د دوؤ اعلان کړے دے، د دوؤ وفاقی حکومت کړے وو نو هغوی هغه دریم الاؤنس هم هغه سرکاری ملازمینو ضم کړے دے نو که مظفر سید صاحب دا مهربانی اوکړی او دا اووائی چې دوئ دا دریم الاؤنس ضم کوی که نه؟او ضم کړے دے که نه؟ که ضم کړے ئې نه دے نو اراده ئې شته او که نشته؟ دریمه خبره دا ده چې د یونین کونسل زاړه سیکرټریان وو، اوس دا ویلیج کونسل سیکرټریان راغلی دی او مخکښې د یونین کونسل، مظفر سید ورسره هم وعده کړی وه، بیا چیف منسټر صاحب دلته کښې په سات مارچ باندې کنونشن کښې دوئ هم هغه وعده کړې وه نو د هغوی هغه ګریډ سات نه ګیاره شی څکه ټول سرکاری ملازمین اپ ګریډ شو سوائے د یونین کونسل د زړو سیکرټریانو نه، د دوئ باره کښې دې دوئ څه اووائی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محمود خان۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی جناب سپیکر، بجټ والا موقع خو د رانکړه، په دې به یو دوه خبرې اوکړو۔ وزیر خزانه صاحب ته خالی دا وایو چې یو متل مشهور دے

زمونږه طرف ته چې چا صوبت کړے وو، گنډاپور وو، بیا ملګرے ورسره ناست وو، چې ناست وو بیا چا ورته اووئیل، هغه بل ملګری ورته وئیل چې نه انسانی ویش مه کړه ، * + + +، خدائی کښې خو ډیرې غټې خبرې وی، هغه له اول نه غټه برخه ځان ته کیښوده، ورسره ئې بل ملګری ته ورکړه، ورسره ئې بل ته ورکړه، دا درې پاتې شول، دا بل وئیل چې مونږه ، وئیل ئې چې * + +خو داسې وی، چا ته ډیر وی چا ته یو شے نه وی، وزیر خزانه صاحب ته زمونږ دا ریکویسټ

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

کوؤ چې دې ریلیز کښې چې * + + + ته لږ مونږه ته نظر کوه، مهربانی کوه۔ اوس

سپیکر صاحب! مونږه دا وایو چې دې ریلیز چې دغه پرابلم دے چې Ongoing چې دوئ خالی پچاس پچاس لاکھ روپئ دغه ریلیز کښې پرابلم دے ، مونږه وزیر خزانه صاحب ته وایو چې مونږه هم دغسې حلقې لرو، مهربانی دې اوکړی زمونږه طرف ته دې توجه اوکړی۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ، جی عنایت خان، عنایت۔

نکتہ اعتراض

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں گا، دیکھیں انہوں نے جو بات کی ہے، مجھے مناسب نہیں لگتی ہے کہ یہ خدائی ویش جو ہے، جو اللہ تعالیٰ نے تقسیم کی ہے وہ نعوذ باللہ من ذالک غلط ہے، یہ تقسیم انسانوں کی ہے، یہ اللہ کی نہیں ہے اور ایسے لطیفے جو اللہ کی ذات کے حوالے سے ہوں، میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا اور اس کو کارروائی سے حذف کیا جائے، میرا ذاتی خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ غلط۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دنیا کے اندر تقسیم جو ہے، وہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اختیار دیا ہے اور غلط کام انسان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نہیں کرتا ہے۔

جناب سپیکر: بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ خدائی نظام نہیں ہے، یہ انسانوں کا قانون ہے۔ سردار حسین بابک۔

مطالبات زیر بحث اور رائے شماری

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، فنانس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے تو میں یہ کہوں گا کہ جتنی بھی Ongoing Schemes ہیں، ان کی تعداد میرے خیال میں منسٹر صاحب نے تفصیل میں بھی بتادی ہے اور ہمیں بھی پتہ چلا ہے کہ Ongoing Schemes، نئی سکیمز کی جو تعداد ہے اور ان کی جو ایلوکیشن ہے، وہ بالکل ٹوکن ایلوکیشن ان لوگوں نے رکھی ہے اور میں صرف منسٹر صاحب

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

اور حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہ رہا ہوں کہ 2013 میں جب ہم حکومت چھوڑ کر جارہے تھے جب ہم حکومت چھوڑ کر جارہے تھے 2013ء میں تو Throw Forward جو تھا، وہ 151 بلین تھا، یعنی ایک سو اکیاون ارب روپیہ، یہ Throw Forward تھا، Schemes completion کا جو Tenure ہے، یہاں پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہوں گے، جو آئیڈیل اور جو بالکل مفاد عامہ میں جو Tenure ہے، وہ 2.9 تھا وہ Schemes completion کا Tenure ہم 1.9 پر لائے تھے اور یہ ریکارڈ پر ہے، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ریکارڈ پر ہے، صرف یہ بات بتانے کیلئے کہ آج 2016ء میں، 2016-2017ء کا جو بجٹ پیش ہوا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلیز، آپ پلیز ملک صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سردار حسین: 2016-2017ء۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلیز، آپ پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب سردار حسین: تو اس حکومت کے ابھی دوسال رہتے ہیں، تین سال کا عرصہ ہوا، Throw Forward جو ہے، آپ لوگوں کی انفارمیشن کیلئے، آپ لوگوں کی بک کے مطابق وہ 491 بلین ہے، یعنی چار سو اکانوے ارب روپیہ ہے۔ اب مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ جس انداز سے، جس رفتار سے آپ سکیمیں ڈال رہے ہیں، سکیموں کی آپ ایلوکیشن کر نہیں رہے ہیں تو یہ بھی تو سوچنا چاہیے کہ کسی بھی جمہوری حکومت کا ایک Stipulated time ہوتا ہے، وہ پانچ سال کا عرصہ ہوتا ہے، اخلاقی طور پر صوبے کے مفاد عامہ کے حق میں، تو یہ تو بالکل اس طرح بھی کر سکتے ہیں کہ آخری سال میں آپ جو بجٹ لائیں گے، 491 ارب روپیہ یہ ہو جائے گا اور 491 ارب روپے کی آپ اور سکیمیں ڈال دیں گے لیکن آپ کو تو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ آپ لوگوں کے Internal جو Receipts تھے، Taxable اور Non Taxable، پچاس پرسنٹ ان میں کمی ہے۔ بجٹ کا جو استعمال ہے، وہ اب بھی آپ دیکھ لیں، یہ فنانس کی بات ہے، یہ میں فنانس کی بات کر رہا ہوں اور یہاں فنانس کی مینجمنٹ نہ ہونے کے برابر ہے، یہاں تو میرے خیال میں مجھے دو چیزیں نظر آرہی ہیں، یا تو فنانس ڈیپارٹمنٹ میں اتنی زیادہ سیاسی مداخلت ہے کہ جو فنانس کے ایکسپرٹس اور فنانس کے لوگ جو کچھ کہہ رہے ہیں، حکومت اس کو ماننے کو تیار نہیں ہے اور یا یہ ہم مان لیں گے کہ خدانخواستہ، خدانخواستہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ ہیں، وہ ڈیلیور نہیں کر سکے، میں یہ بات ماننے کو تیار نہیں ہوں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ جو ہیں وہ ڈیلیور نہیں کر سکتے، وہ ڈیلیور کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ شکریہ، سردار حسین صاحب! پلیز آگے بھی۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب! بات فنانس کی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: اس میں تقریر نہیں ہوتی ہے ناں، بس ایک مختصر بات کرنی ہوتی ہے۔

جناب سردار حسین: بات تو مکمل کر لوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر ایک آپ ہی اتنی تقریر کریں گے تو پھر کیا ہو گا؟ نہیں پلیز آپ لمیٹڈ ٹائم میں کریں ناں، آپ ہی کا تو حق یہ نہیں ہے، باقی ایم پی ایز کا بھی حق ہے ناں، میں سب کو موقع دوں گا، آپ ٹائم کو دیکھو ناں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں، فنانس منسٹر نے خود ابھی کہا ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے چیف ایگزیکٹیو ہیں، اب یہ اسی صوبے کا ایک مسئلہ ہے کہ تین سال میں آپ Throw forward چار سو اکانوے ارب روپے پر لے گئے ہیں اور دوسری طرف آپ دعویداری کر رہے ہیں گڈ گورننس کی، تو پھر یہ تضاد نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ یہی بات ہم کہنا چاہتے ہیں کہ کسی سکیم کیلئے، Suppose آپ ایک ارب روپیہ، میں ایک مثال دیتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: Kindly آپ ٹائم کا خیال رکھیں، آپ مہربانی کریں، (مداخلت) نہیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں، میں ڈیل کر رہا ہوں، میں ڈیل کرہا ہوں، آپ مجھ پر چھوڑیں، میں ان کے ساتھ بات کرتا ہوں،، پلیز آپ ٹائم کا ذرا خیال رکھیں۔

جناب سردار حسین: دا خو ډیره، تاسو پخپله د تهذیب خبره کوئ، منسټر صاحب پخپله د تهذیب خبره اوکړه، که د تهذیب نه بغیرچا خبره کړې وی نو تاسو اوو ایئ؟ ته بیا خپل ممبران سنبهال کړه، دا تپوس ترې تاله کول پکار دی؟

جناب سپیکر: آپ چیئر کو ایڈریس کریں پلیز، آپ چیئر کو ایڈریس کریں، آپ تو سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دغه چیئر ته بیا هم زما دا ریکویسټ دے چې دغه ممبران د هم لږ پوهه کړی کنه۔

جناب سپیکر: میں اس کو ڈیل کروں گا، Don't worry میں اس کو Handle کروں گا، آپ پلیز چیئر کو ایڈریس کریں۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زه تاسو له یو مثال درکوم چې فنانس ډیپارټمنټ، په بونیر کښې یونیورسټی جوړوی، دا ډیره زیاته ښه خبره ده، تیس کروړ روپئ د هغې د پاره ایلوکیشن دے، په 16ء او په 17ء کښې ته هغې له شپږ کروړه روپئ ورکوې، آیا سوال دا دے چې دا یونیورسټی به ته په څومره وخت کښې برابروې؟ دا د رنګ روډ دا سکیم چې تاسو ورکړو، یا د کیډټ کالج خبره چې تاسو کوئ چې تین هزار ملین ته هغې ته ایلوکیشن کوې او په یوکال کښې هغې ایک سو بائیس ملین ته ریلیز کوې، مثال Suppose ته ورله فنډ ورکوې په

یو کال کښې، سوال دا دے چې دا حکومت د شلو کالو د پاره دوئ ته ملاؤ دے ؟ دا ډیره زیاته اهمه خبره ده، په دیکښې هیڅ شک نشته چې دې صوبې کښې د پینځو کالو د پاره تاسو ته حکومت ملاؤ دے خو دا حکومتونه ایم ایم اے ته هم ملاؤ وو، تاسو په 2008ء کښې اوګورئ چې په 2008 ء کښې کله هغوی حکومت پریښودو نو په 2009 ء کښې چې کوم حکومت راغلے دے، هلته Throw forward څومره پاتې شوے وو؟ 2013 ء کښې چې کوم حکومت پاتې شوے دے، نن دا ریکارډ تاسو د فنانس ډیپارټمنټ نه راواخلئ چې دا 2014 ء کښې چې کوم حکومت خپل وخت سنبهال کړے دے، هغوی ته Throw forward څومره پاتې شوے دے؟ لهذا مونږ د خزانې ډیپارټمنټ چې دا Mismanagement دے، دا د ګورننس یو کمزور ترین مثال دے، لهذا د خزانې د منسټر په نوټس کښې مونږه دا خبره راولو او تاسو ته هم دا سوال کوؤ سپیکر صاحب! مونږه تاسو نه دا توقع وه چې تاسو کسټوډین آف دی هاؤس یئ چې نن ته په سپیچ باندې کټ لګوې، په کټ موشن باندې ته موقع نه ورکوې، هلته نه به Hooting کیږی، زه که سیاسی خبره کوم، بیا ماله د جواب راکړی، ماله د سړے جواب راکوی، د سپیچ په دوران کښې دا خبره کول چې د فلانکی نه تپوس کول پکار دی، دا ماحول مونږه نه، بیا زمونږه خاطر مه کوئ، دا چیف ایګزیکټیو ناست دے، د هغه خاطر خو اوکړئ چې هغه ناست دے، بیا کم از کم هغې خلقو ته د خبرې کولو حق خو نشته، مونږه هم لحاظ کوؤ، دا هاؤس د هم لحاظ اوکړی، لهذا د دې صوبې روایات چې دی، هغه به برقرار وی۔

جناب سپیکر: جعفر شاه پلیز۔

جناب جعفر شاه: شکریه، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، یو خو یقیناً دا ډیر اهم ایشو دے او I would request the Finance Department چې دا Throw forward باندې سیریس ډسکشن پکار دے او I would suggest چې د دې د پاره د دې صوبائی اسمبلئ کمیټی جوړه شی او په دې باندې غور اوکړی، It`s really a very serious issue, Janab Speaker، بل دا چې څنګه زما ملګرو خبره اوکړه، سینئیرز خبره اوکړه، دې فنانس ډیپارټمنټ مونږه پوزې له راوستو، دا ټوله صوبه ئې پوزې له راوسته، زه Very clear، فنډ ریلیزز کښې دوئ زیاتې

جوړوی، هغې کبنې دوئ مسئلې جوړوی، ایریګیشن ډیپارټمنټ مثال به زه ورکړمه، ما سکندر خان ته څلور پینځه پیرې ریکویسټ اوکړو، هغوی پرې لیکل هم اوکړل، هغوی ته به یادوی، د سوات خبره کومه زه، پورا ضلعې ته جی په کال کبنې د هغې فنډ ریلیز نشو، که دا دومره Hurdles وی جی نو بیا خودا مسئله به کیږی، نه یو خبره جی زه ختمومه، بل دغه کومه چې دا د فنانس ډیپارټمنټ ذمه داری ده چې زمونږه د این ایف سی ایوارډ چې کومه زمونږه فارمولا ده او د هغې د پاره کوم وکالت دے په مرکز کبنې، هغه د فنانس ډیپارټمنټ Prime responsibility ده، I think, they have failed to perform their duty in this regard، سی سی آئی کبنې خپل کیس په مضبوطه طریقه باندې، مونږه چې نن ژاړو چې مونږه ته مرکز پیسې نه راکوی، زمونږه د فارمولې تحت پیسې نه راکوی، زمونږه نیټ پرافټ نه راکوی، Where is the responsibility of the Finance Department?.، زما به منسټر صاحب ته دا ریکویسټ وی ستاسو وساطت باندې چې فنانس ډیپارټمنټ،.It's the backbone of the Province.، آخری خبره جی زه دا کومه چې د فنانس ډیپارټمنټ او د پی اینډ ډی، د دوئ چې خپلو کبنې کوآرډینیشن نه وی،.The thing will be running like this.، دا کوآرډینیشن Must دے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ بابر خان۔

جناب بابر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ فنانس ډیپارټمنټ منسټر صاحب ناست دے، بس مونږه صرف دا ډیمانډ کوؤ، دا ریلیزز کوم زمونږه سکیمونه وی نو کم از کم چې ډسټرکټس ته په ټائم باندې ریلیزز کیږی، دا د Ensure کړی نو بس دغه یو خبره ده جی۔

جناب سپیکر: جمشید خان۔

جناب جمشید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ فنانس منسټر ناست دے او دے د خیبر پختونخوا د خزانې آمین دے، زه سپیکر صاحب! یو سی این ای در لیږمه، دا تاسو اوګورئ۔

جناب سپیکر: جی، جمشید خان۔

جناب جمشید خان: دا سپیکر صاحب! د پی کے 30 یو ډائریکټیو ده، ساړھې اکتالیس کروړ روپۍ په یکم جون باندې پی کے 30 ته ریلیز شوی دی۔ په مردان کښې اته حلقې دی، 30 ,29 ,28 ,27 ,26 ,25 ,24 ,23، هر یوې حلقې ته پیسې ملاؤ شوې دی، پی کے 27 پکښې صفر دے، زه دا تپوس کوم چې د پی کے 27 دا خلق ++ * که مسلمانان دی؟ زه به خپل پی کے 27 د خلقو د پاره په دغه فورم باندې چغې وهم چې تا سره ظلم کیږی او تا سره د عاطف خان په وجه باندې ظلم کیږی۔

جناب سپیکر: *یہ کافر اور یہودی کو میں حذف کرتا ہوں، الفاظ کے چناؤ کی طرف پلیز، پلیز یہ میں حذف کرتا ہوں آپ کے ان الفاظ کو۔*

جناب جمشید خان: ساړھې اکتالیس کروړ روپئی ورته دغه شوې دی، ساړھې اکتالیس کروړ په یو دغه۔۔۔۔

جناب سپیکر: *صاحبزادہ ثناءاللہ۔*

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر! که ستاسو اجازت وی نو یو مثال به درته پیش کړم نو لږ به فریش هم شئ، لږ خوب دې ملګرو له ورغلے دے، هغه به هم اا وتښتی یو

---

* *بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔*

خو مخکښې زه پاڅیدم خو تاسو اجازت رانکړو نو دے وزیر خزانه یوه خبره اوکړه د سود د حرام سود او د حلال سود، نو زما دا خیال دے چې دا الفاظ دې حذف کړې شی، په سود کښې حلال او د حرام لږ دا الفاظ هم څه ډیر مناسب نه دی خو زه جی یو خبره به کوم، وائی یو کور کښې سمسره عادت شوې وه، سمسره یو دا وی چې په دغه کښې ګرځی، هغه وړه وه نو هغه به تلله او چرته به چې لوښې لږ کهلاؤ پاتې شوې وو نو هغه لوښو کښې به چې څه پاتې کیدل نو هغه به ئې خوړل، د کور هغه میرمن چې وه، هغه زنانه چې وه، هغه ئې هم ډیره زیاته تنګه کړه خو دا سمسره ډیره زیاته، خوراک ئې ډیر زیات اوکړو نو ډیر زر غټه شوه، مضبوطه شوه، تکړه شوه، نو هغه زنانه خو وائی چې یره هغه ته خو د ټولو

نه زورآور خپل خاوند خکاری په دنیا کبنې وئی چې یرا دا خاوند خو د ټولو نه زیات زورآور دے، نو هغه خپل خاوند ته اووئیل، وئیل خاونده! داسې چل دے چې په دې کور کبنې یوه سمسره عادت شوې ده او دا سمسره چې ده نو دا هغه هر څیز چې مونږ نه کهلاؤ پاتې کیږی نو هغه هر څه خوری، ډیره زیاته ئې تنګه کړم. سړی متې رااونغښتې او ورروان شو چې یره دا سمسره مړه کړمه، چې وررننوتو کوټې ته نو هغه سمسره ډیره مضبوطه وه نو ګزار نیم ئې اوکړو خو هغه سمسره ترې دننه ننوتله او مړه ئې نه کړه، نو بهر ته چې رااوتلو، بهر ته چې رااوتلو نو دې ښځې ته ئې وئیل، ښځې! یوه خبره درته کوم، هغې وئیل خاونده! وایه څه وائې، وئیل غوږ رانیزدې کړه، چې غوږ ئې ورنیزدې کړو، ورته ئې وئیل ښځې! دا زبرګه ده زبرګه، د دې مرګ جائز نه دے. هغه ښځې وئیل چې زبرګه ده نو وی دې، چې د کور مالک پرې خوشحاله دے نو پریږده چې دا شوده موده خوری. نو هغه وخت تیریدو، یوه ورځ هغه زنانه پراټې پښولې، سیخ ورسره وو، ګرم سیخ وو، دې سمسرې رامنډه کړې ده، دا زنانه چې ده نو دې پرې د غصې نه ګزار کړے دے نو دا سر ئې لګیدلے دے، نو چې سر ئې لګیدلے دے نو سمسره مړه ده، خځې لاس اوښکارلې دی چې زبرګه مې مړه کړه، چې خاوند راشی نو خاوند به راته څه وائی، ما خو پریږدی نه، ځکه چې زبرګه مې وژلې ده د کور، نو دا تولیه ئې راخستې ده او په دې تولیه کبنې ئې نغښتې ده ډیره په احترام سره او ډیر په ښه ځائې کبنې، پاک ځائې کبنې ئې کیښښودې ده، خاوند چې کور ته راغلے دے نو ښځې ته ئې وئیلی دی چې ولې خفه ئې ځنګه چې ښځه خفه ده نو وئېل ښځې! ولې خفه ئې؟ وئیل خاونده خفه نه یمه، هغه وئېل چې نه خفه ئې خو حال راته اووایه، هغې وئېل که حال وایم خو زما خیر بیا نشته دے نو چې زما خیر نشته دے نو دا حال نشم وئیلې، نو هغه سړی ورته اووئیل چې زه درته قسم خورم، لکه دې مظفر سید بهائی چې قسم اوخوا ړو چې یره ټهیک ټهاک خبره ده، هیڅ نشته دے، خیر خیریت دے، نو جناب سپیکر صاحب! هغه سړی چې قسم اوخواړو نو د ښځې یقین پیدا شو نو وئېل خاونده! په خطائی کبنې رانه هغه زبرګه مړه ده، وئیل چې څه شوه؟ وئیل چې په دې تولیه کبنې نغښتې مې ده او کیښودې مې ده، نو هغه چې ورغلو او تو لیه کبنې واقعی هغه سمسرا وه نو چې

اوئې کتله چې مړه وه نو چې راغلو نو هغې ښځې ته ئې وئيل، وئيل ښځې! دا لاس دې راديخوا کړه، نو چې هغه ښځې ورته لاس راديخوا کړو نو هغه لاس ئې ورله ښنکل کړو، چې ښځې له ئې لاس ښنکل کړو، وئيل زبرګی زبرګی نشته دے خو وئيل زما پرې وس نه کيدو، زبرګی زبرګی نشته دے، زما پرې وس نه کيدو۔

(قہقہے) جناب سپيکر! زه لږ عرض کوم، زه دې خپل پوائنټ، يو منټ يو خبره کوم۔

جناب سپیکر: پلیز، وائنڈاپ کریں جی، میں ایک بات کروں گا، اگر آپ اتنی لمبی تقریر کریں گے تو میں Guillotine کروں گا، پلیز آپ ٹائم۔

جناب جمشید خان: عرض کوم جناب سپيکر صاحب! داسې وايمه چې دا کوم ريليزز شوی دی، دا کوم طريقه کار دے جناب سپيکر، دا مناسب نه دے، دا په يو اسلامی معاشره کښې، دا په يو پښتون معاشره کښې او دا په يو پارليمانی معاشره کښې دا تقسيم کار دا ريليز چې دے کنه نو دا جائز نه دے۔

جناب سپیکر: مسٹر! شکریہ۔

جناب جمشید خان: زه وايم د ايم ډی صاحب دغه لاس هم ښنکل کړئ، په وروستو به ئې ښنکل کړئ، ارمان به درشی خو وخت به درنه تير وی۔

جناب سپیکر: ملک ریاض! ملک ریاض پلیز، اگر To the point ہو تو مہربانی ہو گی، To the point تاکہ ٹائم کا بھی، To the point۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب سپیکر! اگر بجٹ کو دیکھا جائے اور ریلیز کو دیکھا جائے تو میرا اندازہ ہے کہ یہ پچیس تیس سال میں یہ سکیمیں مکمل ہوں گی، میں حیران ہوں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے یہ تقسیم کونسے فارمولے کے تحت کی ہے؟ آیا تین چار حکومتیں یہ سکیمیں ختم کریں گی؟ میرے اندازے کے مطابق یہ ون پرسنٹ، ٹو پرسنٹ، تھری پرسنٹ انہوں نے جو ایلوکیشن رکھی ہے، یہ سکیمیں کبھی مکمل نہیں ہوں گی اور لوگ روئیں گے، اس روڈ پر روئیں گے، اس بلڈنگ پر روئیں گے، وہ ٹھیکیدار اور لوگ روئیں گے۔ یہ حالات اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ اسی طرح سمیٹتا رہا تو یہ حکومت ناکام ہو گی، اس فنڈ اور ریلیز کو ٹھیک کیا جائے اور اس فارمولے پہ کہ یہ تین سال یا دو سال میں مکمل ہو، میرا یہ اعتراض ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ Mr. Qurban! Withdraw?

جناب قربان علی خان: بس جی زہ خپلہ خبرہ، بس ٹھیک شوہ جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Finance Minister, Finance Minister, please.

جناب مظفر سید(وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! دلتہ جناب زرین گل خان صاحب، فخر اعظم صاحب، محمود بیٹنی صاحب، سردار حسین بابک صاحب، جعفر شاہ صاحب او جمشید خان، صاحبزادہ ثناءاللہ، ملک ریاض خان، قربان خان، ھغوی پہ دې ډیمانډ باندې د خپلو خیالاتو اظہار اوکړو، یو خو زہ، میں تو زرین گل لالا کا مشکور ہوں کہ انہوں نے جو بات کی کہ رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیے اور جو ریلیز ز ہوں، یہ In time کرنی چاہئیں اور یہ تقریباً تمام دوستوں کی باتوں میں ایک ہی بات تھی، جہاں تک فخر اعظم صاحب، بیٹنی صاحب اور دوسروں نے اور سردار صاحب نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے پوراپر اسیس اور پوری ذمہ داری فنانس ڈیپارٹمنٹ پہ ڈالی، فنانس ڈیپارٹمنٹ کا اس میں ایک Role ضرور ہے، ریلیز ز کا ایک Role ہے، باقی جو تجاویز آتی ہیں جو پی اینڈ ڈی سے آتی ہیں یا اور ڈیپارٹمنٹ سے آتی ہیں تو ان کو اکھٹا کر کے پھر ان کو ایک وہ بنا دیتے ہیں، تو جہاں تک حکومت کا Role ہے، حکومت اپنی جگہ پہ، فنانس ڈیپارٹمنٹ کا اگر میں Individually جواب دوں تو فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ریلیز ز پہ میں نے تو یہ کوشش کی ہے، میں فلور آف دی ہاؤس پہ یہ کمٹمنٹ کرتا ہوں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے کسی بھی نیچے سے اوپر تک، کسی بھی جگہ آپ کو یہ خدشہ ہو، ریلیز ز پہ لوگ کچھ مانگ رہے ہیں یا ریلیز ز پہ اس طرح Delaying tactics اس وجہ سے ہو رہی ہیں تو پھر میں اس فلور آف دی ہاؤس ذمہ دار ہوں اور آئندہ اگر اس قسم کی باتیں آئیں آپ کی تو مجھے بتا دینا ان شاءاللہ ریلیز ز کے حوالے سے، ہاں ایک بات ضرور ہے، جس طرح بابک صاحب نے بھی بات کی، اگر ایک کو چھوٹی سی اماؤنٹ Allocate کی ہو اور واقعی اس کی Real cost زیادہ ہو تو اگر Allocate بھی کیا جائے اور اس کو ریلیز بھی کیا جائے اور اگر اس کو بھی پارٹس میں ریلیز کیا جائے تو اس کا کیا بن جاتا ہے؟ تو میرے خیال میں میں فلور آف دی ہاؤس تمام دوستوں کو ایشورنس کراتا ہوں، دلانا چاہتا ہوں کہ ریلیز ز میں کوئی Delay نہیں ہو گا اور اگر کوئی Delay ہو گیا تو پھر اس کی ذمہ داری میں لیتا ہوں

ان شاءاللہ۔ جمشید خان نے جو بات کی اور صاحبزادہ صاحب، ملک ریاض خان، قربان خان تو آپ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے آپ کے سارے Resources آپ کے سامنے ہونے چاہئیں، جو بھی اس قسم کا مسئلہ ہو تو فنانس ڈیپارٹمنٹ ان شاءاللہ On the spot اس کو حل کرے گا اور جہاں تک سکیمز کی Allocation جو کہ پی اینڈ ڈی کی طرف سے آئی ہے تو اس میں بھی ہم سی ایم صاحب سے، تاکہ Re-appropriation جس جگہ پہ ممکن ہو، جہاں پہ بھی ممکن ہو تو آپ لوگوں کی اور سکیمز کو، یہ ویسے اصولی بات ہے کہ حکومت اپنا پیریڈ پورا کرتے ہوئے اپنی سکیمز کو ختم بھی کرے اور یہی ہماری Strategy ہے اور ان شاءاللہ اس دفعہ نئی سکیمز اسی لئے زیادہ شامل نہیں کی گئی ہیں کہ جو Ongoing schemes ہیں، ان کو ہم زیادہ وہ کرلیں تو ان شاءاللہ یہ اب، اور شاہ حسین باچا نے جو بات کی ہے، باچا صاحب! ان شاءاللہ آپ کی بات پہ من وعن عمل کیا جائے گا، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ۔ ابھی Withdraw کرتے ہیں؟ آپ کی تو کوئی ریکویسٹ مظفر سید صاحب! مظفر سید، منسٹر صاحب! آپ نے کوئی ریکویسٹ کی ہے اس کو Withdraw کرنے کیلئے کہ نہیں؟

جناب وزیر خزانہ: ایشورنس ہے، ریکویسٹ تو میں نے میرے خیال میں اگرچہ الفاظ میں نے نہیں کہے ہیں تو میں دوبارہ ریکویسٹ کرتا ہوں تمام معزز اراکین سے کہ وہ اپنی کٹ موشنز واپس لیں تاکہ ڈیمانڈ کو گرانٹ مل جائے، تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں تمام دوستوں سے۔

Mr. Speaker: Ji, withdrawn. Okay, since all the honourable Members have withdrawn their cut motions

ما تہ ئے اشارہ او کڑہ کنہ، اچھا میں ایک ایک کا نام لیتا ہوں جو Withdraw کرنا چاہتے ہیں، وہ اپنا نام وہ کرلیں جی، میں اس سے پہلے یہ چیک کرتا ہوں کہ کون Withdraw کرتا ہے، مسٹر زرین گل۔

Mr. Zareen Gul: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Fakhr e Azam,

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Shah Hussain Alai.

Mr. Shah Hussain Khan: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Mehmood Ahmad Khan.

Mr. Mehmood Ahmad Khan: Withdrawn.

Mr. Speaker: Okay, withdrawn. Mr. Sardar Hussain Babak.

اگر نہیں Withdraw کرتے تو پھر میں Direct اس کو ووٹ کیلئے۔

جناب سردار حسین: اؤ، نه Withdraw، نه Withdraw، وجه وایو کنه ځکه چې منسټر صاحب ریکویسټ کوی او زما دا خیال دے ممبران ریکویسټ نه منی، نو دا هم ډیره زیاته عجیبه خبره ده خو زه وجه وایمه۔ دا بجټ خو د حکومت بجټ دے، دا بجټ چې حکومت جوړولو نو دا حکومت د اووائی چې، زه دا یو خبره ځکه ضروری کنړم چې دا منسټر فنانس چې دے بیا بیا په میډیا باندې راځی او دا خبره کوی چې مونږه چې کله 'پری بجټ کنسلټیشن' کولو نو مونږ Invitations ورکړی وو، دا ډیره زیاته بده خبره ده چې یو دومره اهم فورم باندې انسان ناست وی او دا خبره کوی، دا ټول اپوزیشن ناست دے، چا ته دعوت ورکړے دے؟ سوال دا دے چې دا بجټ چې دے، دا د حکومت بجټ دے، دا بجټ د اپوزیشن بجټ نه دے، گنی نن دا چیف ایگزیکٹو صاحب ناست دے، یو منسټر ریکویسټ کوی، آیا دا زمونږ د پاره څه معنیٰ لری بجټ، خو که مونږ انکار اوکړو هم، زمونږ تعداد کم دے، دا دوئ ته هم پته ده، مونږ ته هم پته ده خو دا مونږ میسج خلقو له ورکوؤ، دا پیغام ورکوؤ چې دا حکومتی رویه چې کومه ده، دا رویه چې کومه ده، دا نامناسبه ده، لهذا په دې باندې که زمونږ لس ووټونه دی خو مونږ پرې لس ووټونه کوؤ ځکه چې دا بجټ د حکومت بجټ دے۔

جناب سپیکر: پھر میں اس کو ووٹ کیلئے پیش کرتا ہوں، ووٹ کیلئے پیش کرتا ہوں۔ ہاں بابر، جمشید

Mr. Jamshaid Khan: Withdrawn.
Mr. Speaker: Withdrawn. Qurban.
Mr. Qurban Ali Khan: Withdrawn.

جناب سپیکر: میرے خیال میں جی Withdraw کرتے ہیں کہ نہیں؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: زه Withdraw کومه خو دې دغه نه پس د خزانو والا په دې صوبه کښې غیر منصفانه ترقی دا سپورټ کوی، زه په دې باندې احتجاج کوم۔

جناب سپیکر: محمود خان، صاحبزادہ ثناءاللہ Withdrawn?

صاحبزادہ ثناءاللہ: نہیں، Withdraw نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: Withdraw نہیں، اچھا پھر میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں ووٹ کیلئے، ملک ریاض صاحب۔

ملک ریاض خان: Withdrawn۔

جناب سپیکر: Withdrawn, okay، دا خو Already وئیلی دی شاہ حسین، زما خیال دے Now, I put these cut motions to vote، چې څوک د کټ موشن په حق کښې وی، هغوی به Yes کوی، چې څوک د دې کټ موشن په حق کښې وی، هغوی به Yes کوی، هغوی به Yes کوی، چې څوک ئې Against وی، هغوی به No کوی۔ چې څوک د دې کټ موشن په حق کښې دی، هغوی لاس اوچت کړئ او څوک چې د دې مخالف دی،

Since, all cut motions are defeated, (Applause) therefore, the question before the House is that demand No.3 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 4: Parliamentary Secretary, P and D, on behalf of Chief Minister.

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ تین کروڑ تین لاکھ 14 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2017ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران محکمہ منصوبہ بندی و ترقی اور شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. three crore, three lac, 14 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June, 2017, in respect of Planning and Development and Statistics Department.

Cut motions on Demand No. 4: Sardar Aurangzeb Nalotha, (Not present, it lapses). Mr. Muhmmad Shiraz Khan, (Not present, it lapses). Madam Amna Sardar, Mr. Muhmmad Ali.

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر صاحب! زه د سلو روپو تحریک پیش کوم۔

جناب سپیکر: میڈم آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: پچیس ہزار کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر زرین گل۔

جناب زرین گل: د لسو روپو، کارکردگی ئے ناقصہ دہ۔

جناب سپیکر: سردار ظہور، مسٹر فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: بیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر شاہ حسین الائی۔

جناب شاہ حسین خان: بیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: صالح محمد Lapsed، سید سردار حسین، Lapsed، محمود احمد جان، مسٹر عصمت اللہ lapsed، میڈم یاسمین پیر محمد، Lapsed، میڈم عظمیٰ خان، Lapsed، مسٹر اعزاز الملک افکاری، افکاری صاحب۔

جناب اعزاز الملک افکاری: واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ مسٹر سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! چار ہزار کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر سید جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر جمشید خان۔

جناب جمشید خان: ایک کروڑ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر ولی محمد، Lapsed۔ صاحبزادہ ثناء اللہ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: د پچاس روپو کټ موشن پیش کوم۔

جناب سپیکر: مسٹر عبدالستار، lapsed۔ مسٹر بخت بیدار۔

جناب بخت بیدار: واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawnn۔ مولانا فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں ضیاءالرحمان۔

میاں ضیاءالرحمان: واپس لیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ ملک ریاض۔

ملک ریاض خان: ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: مسٹر قربان، Lapsed۔ مسٹر فیڈرک عظیم، Lapsed۔ میڈم آمنہ سردار، سوری، مسٹر محمد علی۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): سپیکر صاحب! زمونږه د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ په مد کښې جی زمونږه مطالبه وه، ما پرې کټ د پاره دا سلو روپئ وئیلې دی، زه صرف یو ټپوس کومه خو زما گزارش دا دے سپیکر صاحب! ما نور که تاسو چې د دې نه مخکښې کوم د فنانس ډیپارټمنټ حوالې سره کټ موشن راغلے وو، هغه شان پروت وو نو خبره په هغې کښې او نشی، هغه هر ممبر خپل که څه تحفظات وی ډیپارټمنټ د پاسه نو هغه One by one د هغې جواب خو اونکړے شی، یو خپله خبره اوکړی بل خپله اوکړی، هغې کښې لس پنځلس کسان اووائی نو هغې کښې دا پته او نه لگی چې د چا څه خفگان وو یا د چا ډیپارټمنټ متعلق څه Concerns دی، د هغې به بیا Remedies به څه وی، د هغې به بیا حل څه وی، د هغې د پاره سد باب څه دے؟ نو زه دا وایمه چې پی اینډ ډی ډیپارټمنټ چې کله په اے ډی پی کښې سکیمونه اچوی، هغه که روډ دے، که یونیورسټی ده که کالج دے که ایریگیشن دے، دا په کومه Criteria باندې اچوی، طریقه کار څه دے؟ ځکه چې که مونږه اوگورو، ملاکنډ ډویژن، زه خو دا وایمه ټهیک ده ممبران د په دې نه خفه کیږی، هر ایم پی اے په دې مجلس کښې زه وایمه داسې ایم پی اے به نه وی چې هغه خپلې حلقې ته مخلص نه دے، زه دا نه وایمه خو میرټ خو دا دے چې ملاکنډ ډویژن موجوده پوزیشن کښې په کے پی کے کښې د ټولو نه متاثره سب ډویژن دے، که بدامنی وائې، که سیلاب

وائي، که زلزله وائي، که نور بحرانونه وائي، آيا زه صرف دا تپوس کومه چې د پی اينډ ډی ترجيحات څه دی؟ مخکښې خو به داسې وو چې ايم ايم اے ګورنمنټ کښې پی اينډ ډی او فنانس ډيپارټمنټ دا يو وو، يو منسټر وو، اوس فنانس ډيپارټمنټ خو دا کارکردګی ده، هسې فنانس منسټر خو بدنام دے، هر سړے پاڅی، فنډ نشته، دا ولې او سکيم نشته، په اے ډی پی کښې خو سکيم منسټر فنانس نه اچوی، په اے ډی پی کښې خو سکيم اچوی پی اينډ ډی، د پی اينډ ډی ترجيحاتو باندې زه نه پوهيږم، کوم ايم پی اے په ډيکښې وی، هغه ايم پی اے دې دا اووائی يا زمونږه آنريبل پارليمانی سيکرټری د دا اووائی چې پی اينډ ډی په کوم Criteria باندې سکيم اچوی، د دوی ترجيحات څه دی؟

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔ آمنہ سردار۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: چې د يو يو وضاحت اوکړے شی۔

جناب سپیکر: آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ اس کے بارے میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا ایسا ہے کہ یہ پچھلے Statistics کو مد نظر رکھ کر پھر گورنمنٹ اگلی آنے والی جو ہے وہ تیار کرتی ہے یہ مجھے تھوڑا سا اس کا جواب دیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: مسٹر زرین گل۔

جناب زرین گل: محترم سپيکر صاحب، څنګه چې د دې ډيپارټمنټ نوم دے پلاننګ اينډ ډيويلپمنټ، نه په دې کښې د پلاننګ Sense شته او نه د ډيويلپمنټ (قہقہے) هيڅ شے پکښې نشته دے، دوئ چې کوم دے دلته په ائرکنډيشنډ کمرو کښې ناست وی، دوی نه د اضلاع نه خبر دی چې په چترال کښې څه ضرورت دے، په تورغر کښې څه ضرورت دے، په ټانک کښې څه ضرورت دے؟ حرام که د څه نه خبر وی۔ اوس دوئ داسې عجيبه پلاننګ دے د دوئ چې کوم ځائې کښې د اوبو ضرورت وی نو هلته دوئ بل شے کوی، چې کوم ځائې د يو شی ضرورت وی نو دوئ بل شے کوی، زه ستاسو په وساطت دا دوئ ته دا دغه کوم چې مهربانی د اوکړی ډيټک دې مضبوط کړی، د ډيټک چې کوم څه سفارشات وی، په ضلع

کښې منتخب نمائندګان وی، هغوی دې را لیږی، د هغې په حساب کتاب د دوئ منصوبه بندی دغه کوی۔ دوئ دلته ناست وی، دوئ هډو د څه نه خبر نه وی، د دې وجې نه زه چې کوم دے نو زه د دوئ دا کارکردګی انتهائی ناقصه ده۔

جناب سپیکر: فخراعظم پلیز۔

جناب فخراعظم وزیر: جناب سپیکر، شکریه۔ دا چې څنګه خبره زرین ګل صاحب اوکړه، د هغه خبره زه هم کوم چې دا پی اینډ ډی څنګه ده چې یو طرف ته د تحریک انصاف ګورنمنټ دا دعویٰ لری چې مونږ به منصفانه تقسیم کوؤ او دلته دا حال دے چې یو طرف د اربونو روپئ او بل طرف ته صفر، نو دا څنګه خبرې دی؟ مطلب دا دے چې دا مونږ ته اخر دا صفا دی کړی دا خبره چې دا تقسیم په کوم بنیاد کیږی چې یو طرف ته مطلب دا دے اربونو روپئ دی او بل طرف ته یو روپئ نشته؟ نو دا دعویٰ هم لری چې مونږ په واړو کښې یو برابر تقسیم کوؤ یا په روډز کښې یا په هر څه کښې، نو دا دې مونږه پوهه کړی چې دا ولې دا څه دی، دا څوک، دا پلاننګ څوک کوی، دا ډیویلپمنټ څوک کوی، دا د چا پروګرام دے؟ مونږه د Satisfied کړی او زما حلقه ده په بنوں کښې پی کے 71 هلته یو روپئ هم نشته، بلکه په ټول بنوں تعمیر پروګرام کښې هیڅ نشته، نو زه دا وایم چې دا چې کوم د محکمې کارکردګی چې ده، ناقص ده بلکه ناقص نه، موجوده خو دا وئیلې شو چې کوم ظلم و زیاتے کیږی نو دا ډیره بده خبره ده او دا د موجوده ګورنمنټ چې کومه پالیسی ده، د هغې سراسر نفی ده۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه۔ مسٹر شاه حسین الائی، مسٹر شاه حسین الائی۔

جناب شاه حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بس هغه زړه خبره ده جی، فنانس خو مونږ هسې بدنامه کړے دے، پی اینډ ډی سکیمونه یا د پلاننګ اینډ ډیویلپمنټ کار ټول دوئ سره دے او زه به یو ځل بیا دا اووایم چې په دې ټول بجټ بک کښې تاسو اوګورئ، بټګرام ضلع یا د هغې سب ډویژن د پاره په نوی کښې خو بالکل نشته دے او په زړو کښې ورته ډیر کم Allocation شوے دے ورته، Criteria نه ئې نه یو خبر چې دوئ د غربت په بنیاد باندې دا ترقیاتی کارونه کوی، که د

پسماندګئ په بنیاد باندې کوی، که د آبادئ په بنیاد باندې کوی، د دې د مونږ له جواب راکړی۔

جناب سپیکر: سید سردار حسین، محمود احمد خان۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی، سپیکر صاحب۔ دغه خبره ده چې په Need basis دا پلاننګ اینډ ډیویلپمنټ ډیپارټمنټ چې دے چې دا په Need basis کوی که په څه ئې کوی؟ ځکه چې زمونږ ضلع کښې د اوبو ډیره غټه مسئله ده او د بجټ بک خو امبریله اوبه شته خو په Need basis حساب باندې اوبه نشته، مونږ منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوؤ چې آیا دوئ په کومې طریقې باندې کوی؟ سپیکر صاحب! یو خبره درته اوکړم، په ټانک کښې د اوبو شاه فرمان صاحب ته هم پته ده ځناور او انسان په یو ځائې اوبه اوڅښکې، په دغه سیچویشن کښې دا ریکویسټ کوؤ چې په Need basis چې کوم پی اینډ ډی ډیپارټمنټ کم از کم چې کومو حلقو کښې د اوبو ضرورت دے او دومره یو بدحال دے، دغې له د توجه کم از کم ورکړی، مونږ دومره دا پته کوؤ چې دوئ په کومه طریقه باندې ئې ورکوی او کوم حساب باندې ئې کوی، منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوؤ۔

جناب سپیکر: مسٹر سردار حسین بابک پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! دا ډیر زیات اهم پوائنټ دے او زما دا خیال دے چې په جمهوری معاشره کښې په جمهوری ملکونو کښې چې کله سیاسی ګوندونه یا سیاسی جماعتونه په اقتدار کښې راځی نو هغوی یو ډیرې لوئې منصوبې سره راځی، د خپل پلاننګ سره راځی، د خپلو پالیسو سره راځی، د خپل یو لوئې منشور سره راځی، منصوبه بندئ د پاره که مونږه سیکرټری پی اینډ ډی Blame کوؤ نو زما دا خیال دے چې دا زمونږه سیاسی تعلیمی کمزوری ده، منصوبه خو به منصوبه سازی یا منصوبه بندی چې ده، دا به سیاسی ګوندونه کوی، د سیاسی جماعتونو تهینک ټینک به کوی، دا ډیپارټمنټس چې دی دا خو به Assist کوی حکومتونه، دا ډیپارټمنټس خو به حکومت ته خپل ګائیډ لائنز ورکوی، خپل آئیډیاز به ورته ورکوی، خپل منشور به ورته ورکوی، خپله منصوبه به ورته ورکوی او هغوی به ورله عملی شکل

ورکوی، Technicalities به ورله ورکوی، زه حیران په دې یمه چې دا نوے حکومت چې کوم راغلے دے، مونږ خو دا اوریدلی وو چې مونږ سره پوره منصوبه ده د ترقئ، د خوشحالئ، د آبادئ، د تعلیم مونږ سره منصوبه، د معدنیاتو مونږ سره منصوبه ده، د روزګار ورکولو مونږ سره لویه منصوبه ده، د دې لوډ شیډنګ ختمولو مونږ سره لویه منصوبه ده، د بدامنی ختمولو مونږ سره لویه منصوبه ده، درې کاله اوشو، زه نن تپوس کومه د حکومت نه چې دا څنګه منصوبه بندی ده؟ په معدنیاتو باندې درې کاله اوشو چېBan دے، درې کاله په کروړونو روپئ تاوان هغې ته اوشو، په کروړونو روپئ، دا څنګه منصوبه بندی وه، هغه منصوبه ساز څه شو، د کومې په بنیاد باندې چې ډیرو خلقو ملګرتیا د دې د پاره اوکړله چې دا Ideology، دا نوېIdeology ده، دا یو Innovative idea سره نوے خلق راغلے دے او دوئ سره منصوبه ساز دی، دوئ سره لوئې منصوبې دی، نن د معدنیاتو په مد کښې تاسو اوګورئ چې درې کاله اوشو چې پابندی لګیدلې ده، په کروړونو روپو باندې تاوان اوشو، آیا د دې حکومت څه منصوبه وه؟ یوه، زه نن تپوس کوم سپیکر صاحب! چې دا زمونږ دا صوبه د دې خاوره چې ده، دا ډیره Fertile ده، دا زرخیزه ده، نن د بلین ټریز سونامی سکیم شروع کیدو نه مخکښې آیا دا کتل نه وو پکار چې دا Fertile soil چې دے، دا زرخیزه خاوره چې ده، آیا په دیکښې د نورو ونو کرلو ضرورت زیات دے او که دا کومې موجوده ونې دی، د هغې د بچ کولو ضرورت دے؟ آیا دا منصوبه وه، نن چې زه په بجټ کښې ګورمه نو دا د منصوبې کمزوری ده او دا د منصوبې نشتوالے دے چې زما بجټ د خسارې بجټ دے، زه باره ارب روپئ قرضه اخلمه، آیا کومه ایمرجنسی راغلے ده، کومه ایمرجنسی راغلے ده چې زه یو ارب ډکی په اربونو روپئ باندې کرمه، آیا زما مالی استطاعت دومره دے، دا منصوبه وه؟ سپیکر صاحب! دریمه خبره منصوبه سازئ پورې، منصوبه بندئ پورې، په پیښور کښې دوئ باب خیبر جوړ کړلو، باب پشاور ورته وائی، تاسو لس بجې لاړ شئ، هلته هلکان راځی، ګاډی اودروی، تصویرونه جوړوی، منصوبه خو دې ته وائی چې دا 'اوور هیډ برج' دوئ جوړ کړلو، دا خو په یو 'انډر پاس' کیدلو چې په هغې باندې باره کروړ روپئ نه راتلې۔ سپیکر صاحب، نن په

اربونو روپئ په هغې باب پیښور اولګیدې، آیا دا د محدودو وسائلو صوبه چې مونږ دا بې ځایه خرچې کوؤ، نن که یو عام انجنیئر هم تاسو هلته بوځئ نو چې په هغې ځائې کښې چې هغه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب، پلیز ٹائم۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: نن که یو اځې انجینئرنګ تاسو هلته بوځئ نو چې په هغې ځائې کښې چې هغه له تاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب، پلیز ټائم۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا لږ لږ مطلب دا دے چې ډیر۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زما به ډیر احترام وی، نن د دې کرسئ د پاره سپیکر صاحب! زه د دې کرسئ د پاره ډیر لوئې احترام لرمه، شوکت ته اووایه چې لږه دمه اوکړی۔

جناب سپیکر: اؤ پلیز، ستا ملګرے دے کنه۔

جناب سردار حسین: اؤ، زما ملګرے دے خو دغه دے۔

جناب سپیکر: اؤ اؤ۔

جناب سردار حسین: دا زه د یو ممبر په حیثیت باندې یو سیاسی کارکن یم او حقیقت دا دے چې زه د دې ډیر احترام لرمه، زه نن دا وایمه که یو ورکوټے انجینئر راغلے دے، دا بعضې پیښور چې دے دا چې باره کروړ روپئی لګیدلی دی، دا د پاکستان او افغانستان شاهراه ده، نن تاسو هلته مارکیټنګ ته اوګورئ، ستا د افغانستان او د پاکستان شاهراه ګیاره فټ پاتې نه شوه، ګیاره فټ، دا د دوه هغه ممالک چې مونږه دا پاکستان د نیمې دنیا سره په روډ باندې ملاؤ یو، په روډ باندې، ماسره بله لاره نشته، زما سره دا یو مین روټ وو، هغه روټ زما ختم شو، سوال دا دې چې نن که منصوبه بندی وے نو داد پیښور نه واخلې تر د ډی آئی خان پورې، تر کراچئ پورې، چې دیارلس سوه کلومیټره روډ دے، چې

دا په اربونو روپئ باندې هغې روډ ته ملاؤ شوې وے، نن به جنوبی اضلاع ځومره مخکښې تلی وو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔

جناب سردار حسین: زه په ایجوکیشن خبره کوم-----

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ، Please, just one minute۔

جناب سردار حسین: نن خو دوئ اعلان کړے وو د یکساں نصاب او د یکساں نظام دوی وعده کړې ده، آیا درې کاله پس څه شوه، هغه منصوبه، نن زما د دې وطن مدرسه، نن زما د دې وطن پرائیویټ سکولونه او نن زما د دې وطن گورنمنټ سکولونه، آیا هغوی یو نصاب پړهاوی جی، هغوی ته، هغوی ته یو Curriculum پړهاؤیږی، څه شوه هغه منصوبه بندی؟ سپیکر صاحب! څلورمه خبره زه-----

جناب سپیکر: ټائم سره، ټائم سره به کیږی ان شاءاللہ۔

جناب سردار حسین: خیر دے، خیر دے، بلدیات، بلدیات، یو منټ، مثال درکوم سپیکر صاحب! ماهغه ورځ هم خبره کړې وه، نن په کاغذونو کښې، په کاغذونو کښې خو په اخبارونو کښې مونږ گورو چې بلدیاتو ته مونږ خپل فنډ ورکړے دے-----

جناب سپیکر: د جعفر شاه ټائم تاله درکومه او جعفرشاه به خبرې نه کوی او بس ټهیک دے خبرې خلاصې دی۔

جناب سردار حسین: اؤ بالکل، او بلدیاتو ته مونږ خپل اختیار ورکړے دے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی جی، آپ بیٹھ جائیں، مشتاق صاحب! آپ بیٹھ جائیں، میں بات کرنا چاہتا ہوں، آپ بیٹھ جائیں، پلیز، آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ وائنڈاپ کریں۔

جناب سردار حسین: خیر ہے، خیر ہے، سپیکر صاحب! میں اپنے بھائی کو ریکویسٹ کروں گا کہ میں Positive باتیں کرتا ہوں بلدیات کے حوالے سے، منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے سپیکر صاحب! یہ جمہوریت کی روح کے منافی ہے، مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو پابند نہیں بنایا ہے-----

جناب سپیکر: نہیں، سردار حسین! آپ اس طرح نہ کریں نا، دیکھو سردار حسین، آپ اس طرح نہ کریں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: منصوبہ بندی نہیں ہے، منصوبہ بندی نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: میں سمجھتا ہوں، یہ میری باتیں جو ہیں وہ تلخ ہیں، تلخی کی طرف نہیں چلوں گا، آرام سے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! دیکھیں ایک منٹ، ایک منٹ، آپ میری بات سنیں، آپ میری بات سنیں، میں بہت Respectable طریقے سے بات کرتا ہوں۔

جناب سردار حسین: بڑے تحمل سے، بڑے تحمل سے، نہیں نہیں، ٹائم ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بڑے تحمل سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! ایک منٹ سردار حسین صاحب! آپ اگر اس طرح ایک ایک ڈیپارٹمنٹ کی بات کریں گے تو پھر میں منسٹرز کو بتاؤں گا کہ وہ آپ کا جواب دیں اور Respond کریں، پلیز آپ اس طرح نہ کریں جی۔

جناب سردار حسین: آخری پوائنٹ ہے، میرے خیال میں ان لوگوں کو تو کچھ نہیں ہوتا، میری پیاس اور بڑھنے لگتی ہے تو مہربانی میں ریکویسٹ کرتا ہوں ان لوگوں سے کہ مجھے زیادہ تنگ نہ کریں۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب! دا دوئ یو بل ته څه اشارې کوی؟

Mr. Speaker: Please, please, please, no cross talks; please, no cross, no cross talk, please.

جناب سردر حسین: آپ مائیک کو آن کر دیں، مائیک آن کریں۔

جناب سپیکر: آپ پلیز، آپ پلیز، سردار حسین! پلیز، آپ پلیز۔ علی امین خان! آپ بیٹھ جائیں، جی جی، پلیز، پلیز۔

جناب سردار حسین: مائیک ورله آن کړه، چې څه وائی، ماته خو پته نشته چې څه وائی۔

جناب سپیکر: ختم کریں، پلیز پلیز۔

جناب سردار حسین: اوکے، اوکے، زندہ باد، زندہ باد، زندہ باد، سپیکر صاحب! یہ منصوبہ بندی نہ ہونے کے برابر ہے، آپ لوگ دیکھیں، بلدیاتی جو ہمارے نمائندے ہیں، ہم نے یہ جو Devolution ہے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: علی امین! آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں، پلیز مجھے ہاؤس چلانے دیں، آپ بیٹھ جائیں پلیز، آپ بیٹھ جائیں سردار حسین صاحب! پلیز آپ بات وائنڈاپ کریں، وائنڈاپ کریں پلیز، وائنڈاپ کریں۔ دیکھیں، ہاؤس کا میں آپ کو بتاؤں کہ میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گا، رولز کے مطابق چلاؤں گا، جو بھی رولز ہیں، جس سائڈ پہ ہوں، میں اس کے خلاف ایکشن لوں گا۔

جناب سردار حسین: شکریہ، سپیکر صاحب۔ (تالیاں) سپیکر صاحب! زه دا وئیل غواړمه چې کله منصوبه بندی وی، ظاهره خبره ده، هلته د روزګاره موقع پیدا کیږی، هلته کښې ډیویلپمنټ کیږی، هلته وسائل چې دی صحیح استعمالیږی، لهذا مونږ تجویز ورکولے شو موجوده حکومت له چې منصوبه بندی چې ده، دا ډیره زیاته ضروری ده، دا خبره ضروری نه ده چې په اخبارا تو کښې دې خبرونه راشی د کریډیټ د اغستولو د پاره، په وقتی توګه باندې وسائل د صوبې چې دی، هغه خدائے مه کړه، خدائے مه کړه په دغې ځائې کښې په استعمال راوستلے شی چې هغه د مفاد عامه د پاره نه وی، لهذا اخری خبره زه دا کول غواړمه چې منصوبه بندئ د پاره ظاهره خبره ده، تهینک ټینک مشاورت یو ویژن، یو Collective wisdom یو Collective responsibility چې ده، دا ډیره زیاته ضروری ده۔ شکریه سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب نے اپنا ٹائم آپ کو دیا تھا جی، Ji, just one minute، سی ایم صاحب بات کرنا چاہتے ہیں، چیف منسٹر صاحب! پلیز۔

جناب پرویز خٹک(وزیراعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! بابک صاحب یو دوه خبرې اوکړې نو زه دوئ ویلکم کومه که د دوئ څه Wisdomوی او څه پالیسیز ورسره وی، Any time دوئ راتلے شی، دوی ایزده هم ډیره زیات کړې ده، تیر شوی حکومت کښې تجربه ئے هم ده نو که څه داسې ښه خبرې وی، بالکل مونږ تیار یو چې تاسو سره په هغې باندې ډسکشن اوکړو. بله خبره تاسو اوکړه د سکولونو چې دا مونږه وعده، مونږه وعده داکړې وه ځکه چې وعدې نه وعدې کښې ډېل وعده نه جوړیږی، مونږ دا وعده کړې وه چې سرکاری سکولونو کښې د غریب بچې سبق وائی او په پرائیویټ سکول کښې د مالدارو بچی سبق وائی، هغوی ته په انګریزئ کښې تعلیم ښائی او سرکاری سکولونو کښې په اردو دے نو دوئ چې کله کالج یونیورسټئ ته لاړ شی، دوئ ئې مقابله نشی کولې نو مونږ دا وعده کړې وه چې مونږ به سرکاری سکولونو کښې د انګلش میډیم بیسک انګلش هغوی ته به ښودل شروع کوؤ چې هغه بچی د هغه سکولونو نه چې کله سکول نه کالج ته ځی چې هغه د غټو خلقو بچو مقابله اوکړی، نو دا دریم کال چې بیسک چې کوم سټډیز دی، هغه زمونږ په انګریزئ کښې کلاس ون نه شروع کیږی او هغه بچی تهرډ کلاس ته اورسیدل نو مونږه هم دغه وایو چې یوشے وی چې د هغې کوالټی بهتر کوؤ نوهغه چې مونږ ته په کوم حالات کښې ایجوکیشن پاتې شوے دے، هغه به زه بیان نه کوم خو دا یقین درکوم چې ان شاءالله زمونږ پورا کوشش دے چې غریب بچی ته استاذ مهیا شی، غریب بچی ته سکولونو کښې کمره اوبه او بجلی ملاؤشی، مونږه دغه کوشش کښې لګیایو، مونږه چرته جواب نه ورکوؤ چې یره زه څوک خفه کړمه، مطلب مې دا دے چې مونږ کمیټمنټس صرف دغه کړی وو، نصاب تعلیم چې کوم دے Already هغه دغه دے، زیاته خبره به پرې هغه اوکړی منسټر صاحب چې نصاب تعلیم کښې مونږ څه کار شروع کړے دے ځکه ډیر ټیکنیکل څیزونه دی، هسې نه په هغې کښې زه خطا شم نو زما خیال دے عاطف خان بهتر دے چې هغه اوکړی.

جناب سپیکر: چونکہ Personal explanationپر میں اس کو موقع دیتا ہوں یہ Personal explanationہے،عاطف خان! پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ څنګه چې چيف منسټر صاحب اووئيل، نصاب تعليم خو ټول يو دے ، Already 2006-07ء کا جو Curriculum ہے، وہ تو سارا ایک ہی ہے، جو Medium of Instructions تھا، وہ ہم نے ایک کر دیا ہے اور یہ نہیں کیا کہ صرف نوٹیفیکیشن کر دیا اور ساری کلاسوں کا کر دیا ہے، ہر ایک سال یہ بڑھتا رہے گا، اس حساب سے ٹیچرز بھی Train ہو رہے ہیں اور اس حساب سے سٹوڈنٹس بھی Train ہو رہے ہیں اور ابھی ہم نے جو Books کا ہے، کیونکہ جو بڑی کلاسز میں ہیں، میٹرک میں ایف ایس سی میں، اس میں تو وہ بکس ایک ہی ہیں لیکن نچلے لیول پر بکس ابھی سکولز میں Different ہیں، اس کیلئے ہم یہ کر رہے ہیں کہ پچھلی گورنمنٹ میں کوشش کی گئی تھی لیکن وہ نہیں ہو سکی، ریگولیرٹی اتھارٹی کا ہم نے ڈرافٹ بنایا ہوا ہے، ہماری Stake holders سے دو تین میٹنگز ہوئی ہیں، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ بکس بھی کم از کم ایک ہو جائیں، جو بکس ہیں، چاہے پرائیویٹ سکولز میں ہوں، چاہے گورنمنٹ سکولز میں ایک ہوں، ضروری نہیں ہے، For example پانچ بکس ہو جائیں لیکن Approved Books ہوں، چاہے وہ سرکاری سکولز میں پڑھائی جائیں، چاہے وہ پرائیویٹ سکولز میں پڑھائی جائیں، وہ کم از کم As such approved books ہوں تو اس سے جو یہ فرق ہے، وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ پھر نمبر دو، ہم نے کلاس پانچ کی Assessment شروع کی اور اس کو اگلے سال سے ہمارا پلان یہ ہے کہ پہلے ہم نے گورنمنٹ سکولوں میں شروع کرنا ہے، پھر ہم پرائیویٹ سکولوں میں بھی اس کو Compulsory کریں گے، کلاس پانچ کی Assessment compulsory ہو جائے گی، تو جب Assessment ایک جیسی ہوگی، Standardized ہوگی تو اس کے مطابق بکس بھی ایک ہو جائیں گی، تو جب بکس بھی ایک ہو گئیں، اگر ایک Setup of approved books ہو، ان کا Exam بھی ایک ہو اور Medium of instructions بھی ایک ہو جائے تو جو بابک صاحب بات کر رہے ہیں، وہ جو ہم نے بات کی تھی، اسی طرف ہم جا رہے ہیں، وہ ان شاءاللہ تعالیٰ ہمارا وعدہ پورا ہو جائے گا۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جعفر شاہ صاحب پلیز۔

جناب جعفر شاه: تهینک یو سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ زه ډیر ټائم نه اخلم ځکه چې ما نیم ټائم بابک صاحب له ورکړو، یوه خبره کومه جی چې I fully agree with Muhammad Ali Khan and others، یو خو دا ده چې پی اینډ ډی له پکار ده چې په Need base هغوی پلاننګ شروع کړی، Otherwise دا خبره به بیا، د دې بیا بل حل رااوځی نه جی۔ بله خبره دا ده جی I am totally oppose to umbrella approach، Need base پکار دے چې د دې امبریله دې حد ته دا خبره رااورسوله چې نن په ایوان کښې هر سړے په دې باندې خفه دے چې ماته، چې د غه په Need base باندې چې دا ټولې مسئلې حل شی۔

Mr. Speaker: Okay. Next, Jamshed Khan.

جناب جمشید خان: دا اے ډی پی جوړول د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ کار دے او ظاهره ده حکومت به ګائیډ لائنز ورکوی خو دا کومه اے ډی پی چې جوړه ده، پی اینډ ډی ډیپارټمنټ جوړه کړې ده نو زما خیال دے دا د پی ټی آئی د Manifesto دا نه وه او نه ده، زما خیال دا دے په دې ټائم کښې عمران خان د دې وخت ټیپو سلطان دے خو د هغه په صفونو کښې * + +غوندې خلق هم شته۔

جناب سپیکر: ان دونوں الفاظ کو میں حذف کرتا ہوں۔

جناب جمشید خان: چې کله وخت راشی نو ګزار به په هغه باندې هم کیږی۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں، ایک مہربانی، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جو بھی الفاظ بولیں، وہ پارلیمانی آداب کے مطابق ہوں، کوئی ایسے نہ بولیں، پھر مطلب یہ کہ یہ مناسب نہیں ہیں، پلیز۔

جناب جمشید خان: تاسو ماله دا جواب راکړئ چې دا کومه اے ډی پی جوړه ده، دا د پی ټی آئی Manifesto وه؟ دا جواب راله راکړئ صرف۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناءاللہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ چې زه څه اونکړمه بیا خو وخت رانه سپیکر صاحب! دغه کوی۔ جناب سپیکر صاحب، د پی اینډ ډی چې څنګه نوم دے نو پکار داسې وه چې اعمال هم داسې وے ځکه چې په دې اے ډی پی کښې چې زه څه ګورم په دې کتاب کښې، نو هغه د دوئ د وینا مطابق هم نه دی او د

دنیا د پاره دوئ خپل اخر هم دا صاحبان، دا افسران صاحبان او دا نور نه خرابوی ځکه چې ځنی سکیمونه پکښې داسې شته چې د زړو سکیمونو په نوم باندې نوی سکیمونه پکښې شامل کړی دی۔ زه به تاسو ته او ښایم جی چې د زړو سکیمونو په نوم باندې چې داOngoing scheme دے حالانکه هغه Ongoing scheme نه دے، پکار خو دا ده چې حقیقت ربښتیا په دې څیز کښې شامل شی او Need base بنیاد باندې، چونکه چیف منسټر صاحب ناست دے نو زما به دا درخواست وی چې دا کوم زیاتے شوے دے په دې اوسنی اے ډی پی کښې، پکار ده چې دا کوم څیزپه امبریله سکیم کښې شامل دے نو دا نور ملګری په دغې کښې، کم ازکم د دغې حلقې، ملګری دې نه Compensate کوی ایم پی اے دې نه Compensate کوی، د هغې ضرورت نشته۔ د دې علاقې د عوامو، د کومې علاقې چې دا نمائندګان دی، د هغې علاقې د عوامو، د هغوی ضرورت

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

ته دې اوګوری او د هغې مطابق هغوی ته برابر په هغې کښې دا شامل کړے شی۔

جناب سپیکر: مفتی فضل عفور۔

مولانا مفتی فضل عفور: شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ د بهتر کارکردګی او د ناقص کارکردګی د هغې اندازه خو تیر کال د اے ډی پی نه معلومیږی چې کوم وسائل هغوی ایښودی وو او کوم اخراجات ئې د هغې د پاره ایښودی وو، آیا هغوی هغه خپل ټارګټس Achieve کړی دی او که نه دی Achieve کړی نو دې ټول هاؤس ته، دې ټول هال ته پته ده جناب سپیکر! د پی اینډ ډی ډیپارنمنټ بنیادی ذمه داری دا وی چې وسائل بمقابله مسائل، نو بیا دغه خپل وسائل د دغه مسائلو د حل د پاره هغوی استعمالوی، زمونږه سره هیڅ فارموله نشته دے۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو توجه غواړم، مونږ چې کله د وفاق نه د این ایف سی ایوارډ د پاره Fight کولو، نیشنل فنانس کمیشن د پاره، نو مونږه ځان ته ترخز وهله، نو مونږه وئیل چې مونږه له د غربت په دغه

باندې شيئر راکړئ او بلوچستان وئيل چې د رقبې په لحاظ په اعتبار سره راکړئ، پنجاب وئيل چې دآبادئ په اعتبار سره راکړئ، سندھ وئيل چې د وسائلو او د آمدنئ په اعتبار سره راکړئ جناب سپيکر صاحب! نو چې کم از کم مونږ د بل نه خپل حق غواړو، فارموله ورله وضع کوؤ نو پکار دا ده چې کوم خپل فنډ دلته کښې مونږه Distribute کوؤ چې د هغې د پاره هم فارموله وی، پکښې غربت مدنظر اوساتلے شی، په هغې کښې آمدن مدنظر اوساتلے شی، په هغې کښې د يو ضلعې د يوحلقې آبادی مدنظر اوساتلے شی، دا ټولې خبرې پکښې مدنظر اوساتلې شی، نو جناب سپيکر! د بدقسمتئ نه دلته د فنډ تقسيم د سياسی رشوت په بنياد باندې کيږی چې کوم اتحادی جماعتونه د ځان سره په حکومت کښې ساتو، وايو چې جماعت اسلامی له دومره په فنډ کښې شيئر ورکوم نو د ے به ځان سپورټ کوی او زما حمايت به کوی او Yes به راته کوی نو د هغې Yes په بدله کښې بيا مونږه هغوی ته فنډ ورکوؤ۔ جناب سپيکر صاحب! که بله پارټی د ځان سره شريکوؤ نو هغوی ته فيصدی ورکوؤ نو دا څومره يو لويه نامناسبه خبره ده چې د يو دومره Mature Politicians اؤ د يوسنجيده سياستدانانو خلقوضميرونه مونږه په فنډزونو باندې اخلو، زما په خيال باندې جناب سپيکر! د دې نه بله نااهلی نشی کيدے اؤ زه يو ټيکنيکل کوئسچن کوم د خپل ګران ورور نه، د پی اينډ ډی زمونږه چې کوم ورور د ے چې يره تاسو به Kindly ماته د دې جواب راکړئ چې پروسږکال په فيډرل ټرانسفرز کښې تاسوته 228 ارب ملاؤ دی، تاسو په کومه کهاته کښې په راروان کال کښې 328 ارب ټارګټ ايښے د ے ځان ته اؤ تاسو ته پروسږ کال په فارن اسسټنس کښې 16 ارب ملاؤ دی، تاسو په کومه کهاته کښې 36 ارب ټارګټ ځان ته ايښے د ے په راروان کال کښې، تاسو ته په صوبائی محاصلو کښې په تير کال کښې 25 ارب ملاؤ دی، تاسو په کومه کهاته کښې 49 ارب روپې ځان ته په راروان کال کښې ټارګټ ايښے د ے ؟ د دې جواب به ماته راکړی، جناب سپيکر۔

جناب سپیکر: ملک ریاض پلیز۔

ملک ریاض خان: شکریہ جناب سپیکر۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ محکمہ صوبے کے ترقیاتی پروگرام کو دیکھ کر اے ڈی پی بناتا ہے، میں حیران ہوں کہ اے ڈی پی میں اکثر Need Base آتا ہے، یہ Need Base

ہے کیا؟ ایک کہاوت ہے کہ ایک بادشاہ کو درخواستیں آتی تھیں تو وہ ایک طرف کہتا کہ منظور، ایک طرف پھینکتا کہ نامنظور، آیا Need Base اس کو کہتے ہیں یا Need Base ہے کیا، وہ فارمولا کیا ہے؟ ہمیں یا اس ہاؤس کو بتایا جائے کہ پی اینڈ ڈی ہر جگہ لکھتا ہے کہ Need Base پر، Need Base پر، یہ ہے کیا؟ 'منظور نامنظور' والی بات ہے تو ٹھیک ہے آپ کی حکومت ہے، آپ کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ پی اینڈ ڈی نے ایک سو گیارہ ارب روپے ایجوکیشن کیلئے اس بجٹ میں رکھے ہیں، اچھی بات ہے، تعلیم اگر کسی کی نہ ہو تو وہ ملک، وہ صوبہ، وہ ضلع ناکام ہوتا ہے لیکن اس کے ایک ضیاع پر مجھے بہت افسوس ہوتا ہے، پرائمری سکول، مڈل سکول، ہائی سکول، سیکنڈری، کالج، اس کا ایک Criteria ہوتا ہے کہ اتنے کلومیٹر ایریا میں یا اتنے Distance میں بنایا جائے گا مگر اب دیوار کی دیوار پر سکول بنائے جارہے ہیں، پرائمری پرائمری کے ساتھ ٹچ ہے، مڈل مڈل کے ساتھ ٹچ ہے، ہائی ہائی کے ساتھ ٹچ ہے، کوئی فارمولا نہیں ہے۔ آپ وہاں ای ڈی او کو پچاس ہزار روپے دے دیں، آپ کو ہائی سکول ہائی سکول کے ساتھ ٹچ کرکے دے گا، کسی نے ابھی تک چیک نہیں کیا کہ یہ فارمولا جو ہے، یہ کلومیٹر وائز، یہ اس کی Violation کیوں ہو رہی ہے؟ اگر ایک ای ڈی او کو سسپنڈ کیا گیا تو یہ فارمولا لاگو ہو گا لیکن افسوس کہ پی اینڈ ڈی تو ایک پلاننگ بناتا ہے لیکن ایجوکیشن کے منسٹر سے یہ ریکویسٹ ہے میری کہ پیسے کے اس ضیاع کو روکیں، یہ ہمارا صوبہ بہت غریب ہے، سب سے زیادہ بجٹ آپ کے محکمے کو ملا ہے، اس کو ایک اس فارمولے پر بنائیں جو آپ کا فارمولا ہے اور جو Limitation ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: عاطف خان، عاطف خان۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جناب سپیکر، ممبر صاحب نے بہت زبردست بات کی ہے کہ سکول جو بنتے ہیں، وہ پرائمری کے ساتھ پرائمری لیکن ان کو پتہ ہو گا کہ یہ جگہ، لوکیشن، ایم پی ایز ہی Identify کرکے دیتے ہیں، تو اگر آپ کہتے ہیں کہ جی Identify ایم پی ایز نہ کرکے دیں، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اپنی مرضی سے بنائے تو پھر میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں کہ پھر کوئی بھی ایک سکول دوسرے سکول کے ساتھ نہیں لگے گا، آپ ابھی سارا ہاؤس کہہ دے کہ جی ایم پی ایز نہیں Identify کریں گے، ڈیپارٹمنٹ خود Identify کرے گا تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ پھر اس طرح نہیں ہو گا، اگر آپ کہتے ہیں تو ابھی کر دیں، میں تیار ہوں۔

جناب سپیکر: خلیق، خلیق، پلیز۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر، میں تو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جواب در جواب نہیں، خلیق، خلیق پلیز، خلیق الرحمان پلیز۔ (ملک ریاض سے) اس کے بعد بھی موقع ملتا ہے ناں، جی جی، خلیق صاحب۔

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی وترقی): جناب سپیکر، میں نے معزز ممبران کے جو اعتراضات تھے اور تجاویز تھیں، ان کو میں نے نوٹ کر لیا ہے، چونکہ رمضان بھی ہے اور ٹائم کی Shortage بھی ہے تو جس طرح سی ایم صاحب نے کہا ہے کہ اس پر ایک میٹنگ بلا لی جائے گی، جتنے ہمارے جو معزز ممبران ہیں، وہ وہ شرکت کرلیں اس میٹنگ میں، عید کے بعد ان شاءاللہ تو وہ اس میں تجاویز ہمیں دے دیں، تو جو کمی بیشی ہے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تو ان شاءاللہ اس کو بھی Address کیا جائے گا اور آگے کیلئے جو آنے والا بجٹ ہے، ان شاءاللہ اس میں ان تجاویز کو بھی مد نظر رکھا جائے گا، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ (شور اور قطع کلامیاں) تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ جی اس وقت انہوں نے جو یہ کٹ موشنز پیش کی ہیں، ان کو واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی جی، جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، عید کے بعد تو یہ، ہم تو اس بجٹ پر، اور یہ ہم سے اگلے سال کیلئے تجاویز لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، ابھی میں ون بائی ون پھر بولوں گا، تو محمد علی، Withdraw کرتے ہیں کہ نہیں؟

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): نن خو ایله دا موقع ده، څنګه به نه کومه؟ سپیکر صاحب، زه یو تپوس کومه، ټهیک ده جی خدائے د چرته نکړی چې یا د ډیپارټمنټ تذلیل یا د منسټر تذلیل، ټهیک ټهاک یو موقف وی، زما په زړه کښې که یو، په ذهن کښې څه شے وی، څه تحفظات وی، سړے د لته کښینی، مونږ به مطمئن کړی، زه دا وایم دوئ څه اووئیل جی، زه دا تپوس دوئ نه کوم، دوئ خو زما چې کوم تحفظات وو، د هغې خو دوئ هډو څه ذکر او نکړو چې تا څه اووئیل او ما څه اووئیل، هاں زه البته یو تجویز لرم، د پاره د خدائے که تاسو پی اینډ ډی

ښه په اخلاص چلوئ نو دا پي اينډ ډی فنانس له ورکړئ، حل ئې دا نه دے، په دړې کالو کښې خو۔۔۔۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: کٹ موشن دے واپس واخستو، آمنه۔

محترمہ آمنہ سردار: سر، Withdraw نہیں کر رہی، Withdraw نہیں کر رہی، میں Withdraw نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر: اچھا، Withdraw نہیں کر رہیں۔

محترمہ آمنہ سردار: نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: ډیره شکریه جی۔ محترم سپیکر صاحب، محترم سپیکر صاحب، هاؤس ان آرډر۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، اس میں تقریروں کی گنجائش نہیں، Withdraw کرتے ہیں؟

جناب زرین گل: نه، زه وایم جی، لکه څنګه دا ډیمانډ نمبر دو نه دے ایډمنسټریشن، چې تاسو وروستو کړو، نو څنګه چه ده اووئیل نو دے د راله اوس پورا کړی او دا پینډنګ اوساتئ، وروستو به ئې بیا دغه کړو۔

جناب سپیکر: جی، فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر، میں Withdraw نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: اوکے۔ جی شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: دې محمد علی خبرې پورې خبره کومه جی، دې پی ټی آئی والو سره خو دغه یو پی اینډ ډی پاتې شوې ده جی چې دا ترې نه جماعی اسلامی واخلی نو بیا به څه چل کوی؟ دا سې ده جی چې دا هاؤس ته Put کړئ۔

جناب سپیکر: هاؤس ته ئې Put کړو؟

جناب شاہ حسین خان: جی۔

جناب سپیکر: اوکے۔ محمود۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب، زه ئې واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Sardar Hussain Babak.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، هاؤس ته ئې وړاندې کړئ چې څه فیصله هاؤس اوکړه نو۔

جناب سپیکر: سید جعفر شاه

جناب جعفر شاه: هاؤس ته ئې Put کړئ جی۔

جناب سپیکر: جمشید خان

جناب جمشید خان: نه، زه نه واپس کومه، زه ئې د دې سره ایږدم چې آیا دا د پی ټی آئی Manifesto وه، دا اے ډی پی چې کومه جوړه شوې ده، دا د۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه Withdraw کوې او که نه Put کوې ئې دغه ته۔

جناب جمشید خان: دوئ ته ئې ایږدم، دې هاؤس ته ئې ایږدم چې دا د پی ټی آئی Manifesto وه او که دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے اوکے۔ صاحبزادہ ثناءاللہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا دې هاؤس ته ئې مخامخ کړئ نو بیا به فیصله کیږی۔

جناب سپیکر: اوکے۔ مفتی فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: هاؤس ته جی۔

جناب سپیکر: اوکے۔ ملک ریاض۔

ملک ریاض خان: ہاؤس کو پیش کیا جائے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اوکے۔ اوس بیا هم هغه مرحله به وی، چې څوک د کټ موشنز په حق کښې وی۔۔۔۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر! ما ته موقع۔۔۔۔

جناب سپیکر: تا هغلته کړے دے کنه، تا هغلته کړے دے کنه، Withdraw کوې ته او که نه کوې، Withdraw ؟ عنایت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: زه Withdraw کومه جی، Withdraw کومه۔

جناب سپیکر: اچھا جو کٹ موشنز کے حق میں ہیں کہ یہ پاس ہو، وہ Yes کہیں۔

Members: Yes.

جناب سپیکر: جو اس کے مخالف ہیں، وہ No کہیں۔

Members: No.

Mr Speaker: Since all the cut motions on Demand No. 4 are defeated, therefore, the question before the House is that Demand No. 4 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The Motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 5: Honourable Minister, Senior Minister for Health.

جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 79 کروڑ 82 لاکھ 6 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2017ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: Sorry, seventy nine crore please, Information Technology?

Mr. Shehram Khan {Senior Minister (Health)}: Information Technology, ji ji.

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. Seventy nine crore, 82 lac, six thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2017, in respect of Information Technology.

Cut Motions: Sardar Aurangzeb Nalotha, Mr. Muhammad Ali.

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر، زه د 190 روپو کټ موشن پرې لګوم۔

جناب سپیکر: مسٹر زرین گل۔

جناب زرین گل: د لسو روپو جی۔

جناب سپیکر: مسٹر فخر اعظم۔
جناب فخر اعظم وزیر: جی، 20روپئی۔
جناب سپیکر: مسٹر شاہ حسین آلائی۔
جناب شاہ حسین خان: جی، گیارہ روپے۔

Mr. Speaker: Mr. Saleh Muhammad, lapsed. Syed Sardar Hussain, lapsed. Mr. Mehmood, Mr. Mehmood.
Mr. Mehmood Ahmad Khan: Withdrawn.
Mr. Speaker: Mr. Muhammad Asmatullah, lapsed. Madam Yasmin Pir Muhammad.
Madam Yasmin Pir Muhammad: withdrawn.
Mr. Speaker: Madam Uzma Khan.
Madam Uzma Khan: Withdrawn ji.

جناب سپیکر: مسٹر اعزاز لملک افکاری۔

Mr. Ahzaz ul Mulk: Withdraw.
Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Sardar Hussain Babak.

جناب سردار حسین: جی زه دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔
جناب سپیکر: سید جعفر شاہ۔
جناب جعفر شاہ: زه جی دا خپل کټ موشن واپس اخلم۔
جناب سپیکر: مسٹر بابر خان۔
جناب بابر سلیم: 420 روپو کټ موشن پیش کوم جی۔
(قہقہے اور تالیاں)
جناب سپیکر: مسٹر جمشید خان۔
جناب جمشید خان: زه واپس اخلم جی۔
جناب سپیکر: مسٹر ولی محمد خان، 'لیپسڈ' ۔صاحبزادہ ثناءاللہ۔
صاحبزادہ ثناءاللہ: واپس به ئے واخلم جی نو۔

Mr. Speaker: Lapsed, sorry withdrawn.

عبدالستار، مولانا فضل غفور۔ هسې دغه دغه کيږی، د مفتی نه ئے مولانا ليکلے ئې بنه، په لاندې، رارو ان ئې، میډم آمنه سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: پیش کرتی ہوں ایک لاکھ کی۔

جناب سپیکر: ملک نور سلیم خان۔

جناب نور سلیم ملک: پانچ ہزار روپے۔

جناب سپیکر: ملک ریاض خان۔

ملک ریاض خان: ایک هزار روپئ کټ موشن پيش کوم۔

Mr. Speaker: Mr. Qurban, lapsed. Mr. Saleem Khan.

جناب سلیم خان: میں پندرہ ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں جی، پندرہ ہزار روپے کی۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد علی۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکرصاحب! شهرام خان ناست دے زمونږ سره صوبائی کيبنيټ کښې ماشاءالله زما په خيال چه په دې موجوده کيبنيټ کښې به زيات کواليفائيډ هم دے ځکه چې هغه پښتو هم ماشاءالله انګلش کښې وائی، وخت ئے هم بهر تير کړے دے او زه ئے Appreciate کومه هم او دا ډيپارټمنټ هم د ده انفارميشن ټيکنالوجی دے، يا خو به کيدے شی زما د کم علم مطابق يا که منسټرصاحب په انفارميشن ډيپارټمنټ کښې دومره کار کړے وی چې هغه په دريو کالو کښې کافی ټائم دے زمونږه د عاطف خان سره هم Related ان شاءالله خبرې شته، مخکښې به راځی، خاصکر انفارميشن ټيکنالوجی چې ده نو زمونږ سره ديکښې څه شک نشته که تاسو ترقياتی ملکونه اوګورئ خاصکر بيا په دې زمونږه ګاونډ ملکونه چې کوم ګاونډيان دی، په هغې کښې هندوستان، او هغوی ايجوکيشن سره سره په سائنس اينډ ټيکنالوجی يا انفارميشن ټيکنالوجی باندې ډير لوئے فوکس کړے دے، مونږه ماسوائے په دې صوبه کښې هغه که مونږه تعميرات ګورو، سی اينډ ډبليو که مونږه ګورو، ايجوکيشن مونږه ګورو، لوکل ګورنمنټ، هغه انفارميشن ټيکنالوجی، هغه ډيپارټمنټ مونږ ته هغه شان په نظر نه راځی چې کوم پکار وو، البته منسټر صاحب دومره کار په هغې کښې کړے وی نو، ما خو دا کټ موشن په دې راوړے

دے چې ما وئیل چې دا دومره پیسې دوئ غواړی، دې ډیپارټمنټ څه کار کړے دے؟ که دا منسټر صاحب مطمئن وی، که د دې هاؤس د انفارمیشن د پاره مونږ به مشکور یو که دے مونږ ته لږ کښینی چې ده اوسه پورې د ریو کالو کښې څه کړی دی؟

جناب سپیکر: مسٹر زرین گل۔

Mr. Zareen Gul: Not pressed.
Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Fakhr-e- Azam.

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ زه دا عرض کول غواړم چې د اسمبلئ پروسیډنګز باندې بلها خرچه کیږی او اوس راهسې دا، Live نه دے بنودلے شوے نو زما دا عرض دے چې یره دا کوم د اسمبلئ پروسیډنګز دے، دا د پی ټی وی باندې چې Live ټول ملک ته وړاندې شی نو دې سره به ټول یو Awareness به راځی او پته به لګی ځکه چې هسې هم اسمبلئ پروسیډنګز باندې خرچه خو کیږی نو دا یو عرض مې دے چې دا شے اوشی نو دغې سره به ملک کښې Awareness راځی او بل چې څومره زمونږ صوبه ده، هغه به د خپل پروسیډنګز نه خبریږی چې زمونږ صوبه کښې څه روان دی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: یہ تو ان کے اختیار میں ہے کہ نہیں، یہ تو میرے خیال میں ان کے ڈیپارٹمنٹ سے تعلق بھی نہیں رکھتا۔ مسٹر شاہ حسین الائی۔

جناب شاہ حسین خان: واپس اخلمه جی۔

جناب سپیکر: محمود خان۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب، خالی منسټر صاحب نه دا پته کوؤ چې دې د ریو کالو کښې د ده کومه خپله کارکردګی ده، دا د لږ مونږ ته وضاحت اوکړی۔ منسټر صاحب خبره وانوریده مصروف دے ځکه چې هلته ډسکشن دے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمود احمد خان: منسټر صاحب! مونږ دا وایو چې د ریو کالو ده څه پکښې کړی دی، دا د لږ دے مونږ ته وضاحت اوکړی۔

جناب سپیکر: مسٹر عصمت اللہ خان، میڈم یاسمین پیر محمد۔

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: زه منسټر نه دا غوښتنه کوم چې څنګه د بائیو میټرک حاضری ئې په هیلتھ کښې یقینی کړله، زه دا غواړم چې په دې اسمبلئی کښې هم یقینی شی چې دا وزیران لږ حاضری اوکړی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زه خو به دا خپلې خبرې دې منسټر صاحب پرېږدم چې د ده دا خوږې خوږې خبرې مونږه واورو، نو زه منسټر صاحب ته پرېږدم چې د ډیپارټمنټ په حواله څه خبرې کوی۔

جناب سپیکر: مسٹر جعفر شاه۔

جناب جعفر شاه: د بابک صاحب په نیت، الله د خوشحاله کړه سپیکر صاحب! داسې ده جی چې دا کټ موشن پرې ما ځکه لګولے دے چې زه د کلیوالې علاقې نه تعلق ساتمه او دلته یو ګیپ پیدا کیږی جی Digital divide مونږه لګیا دوه قومونه جوړوؤ، پیښور کښې خو یو سړے په یو کلک سره په واشنګټن سره په یو سکنډ کښې خبرې کولې شی خو زما د کالام سړے چې د هغې خبرې نه خبریږی نو د هغې شپږ میاشتې شوې وی، نو هغه خبره بیا ډیره زړه شوې وی، انفارمیشن، آئی ټی ډیپارټمنټ هغې د پاره ما خو څه اونه لیدل چې داسې کاوشونه ئې کړی دی چې مونږه آئی ټی سیکټر هلته اورسوؤ کلیوالې علاقې ته او دوئیمه خبره جی زه دا کومه چې ډیر زیات کنټرول په دې پرائیویټ سیکټر دے It's good to promote Private Sector خو زمونږ سره د چیک اینډ بیلنس او د مانیټرنګ سسټم نشته۔

جناب سپیکر: بابر خان۔

جناب بابر خان: جناب سپیکر، انفارمیشن ټیکنالوجی نن سبا کښې که تاسو اوګورئ، دا ټول دور د انفارمیشن ټیکنالوجی دے، د کمپیوټر دے، ټوله دنیا په دیکښې ډیره زیاته مخکښې تلې ده، زمونږ پړوسی ملکونه، بلکه که زمونږ په ملک کښې اوګورئ، که پنجاب ته اوګورئ، سندھ ته اوګورئ، هغوی هم ډیر

مخکښې تلی دی، دلته کښې منسټر صاحب ناست دے زما خبرې خو به پرې ښه نه لګی خو زه ترې دا تپوس کول غواړم چې دې دریو کالو کښې انفارمیشن ټیکنالوجی کښې هغوی څه اوکړل؟ صرف دا یو مخامخ دا LCDs دی، دا مونږ ته اولګیدل، دیکښې د دوئ پراګریس دے او بل یوه خبره زه کول غواړم چې دوئ وائی اکثر زمونږ د اپوزیشن والا ورونړه مشران همزولی او دا فیمیل هم چې دا کوم Colleagues دی، دوئ دا خبره کوی، وائی چې ټول فنډ چې کوم دے نو نوشهره، صوابئ، مردان او دې ځایونو ته لاړو، نو زه خفه په دې شم چې د صوابئ نوم بدنام ډیر شو خو دې صوابئ کښې د معلومات اوکړی چې کوم کوم فنډ کوم کوم ځائې ته تلے دے، زمونږ حلقې ته خو هیڅ نه راځی او که منسټر صاحب آئی ټی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز۔

جناب بابر خان: کښې څه ورکول غواړی، د پی کے 31 د پاره څه پراجیکټ، نو هغه د هم دوئ اووائی چې صوابئ کښې څه اراده ده؟

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔ مولانا فضل غفور، فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر، دا انفارمیشن ټیکنالوجی ډیپارټمنټ دا ډیر یو انتهائی Important ډیپارټمنټ دے جی، ما ته خو د دې کارکردګی چې فی الحال معلومیږی نو صرف تر دومره حده پورې چې په کوم ځائې کښې د واکمنو خلقو مرضی وی نو هلته پریس کلب ته لاړ شی او هغه صحافیانو له څه اعلان اوکړی او زمونږ د بونیر د پریس کلب د پاره په 14-2013 کښې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو جی لږ غوندې ځان کلیئر کړئ، دا انفارمیشن ډیپارټمنټ نه دے، دا ټیکنالوجی ده، دا آئی ټی ده، انفارمیشن ټیکنالوجی یو هغه ډیپارټمنټ دے

(شور اور قطع کلامیاں)

مولانا مفتی فضل غفور: ټهیک ده جی، ما هغه نه وو کتلے (شور اور قطع کلامیاں) صحیح ده جی، صحیح ده خو لکه څنګه چې زما نورو ممبرانو صاحبانو عرض اوکړو نو زه به هم د منسټر صاحب نه دا ګزارش اوکړم چې دوئ به خپله کارګزاری لږه

بيان کړی، د ريو کالو کبنې دې ډيپارټمنټ کبنې څومره کار شوے دے، هغه به لږ دې هاؤس ته مخې ته راوړی جی۔

جناب سپیکر: آمنہ سردار (شوراور قطع کلامیاں) پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ پہلے تو میں محمد علی بھائی کی باتوں کو Endorse کروں گی، پشتو کی وجہ سے کچھ مجھے سمجھ آئی، کچھ نہیں آئی، میں ایک انٹر پریٹر کے سہارے چل رہی ہوں لیکن بہر حال انہوں نے جو باتیں کیں، میں ان کو سیکنڈ کرتی ہوں۔ ایک انہوں نے ایبٹ آباد میں ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں ٹیک ویلی کے نام سے ایک Initiative لیا ہے، اچھا Initiative ہے لیکن ایبٹ آباد ایک ڈیویلپڈ ڈسٹرکٹ ہے اور اس کو تو اتنی ضرورت نہیں ہے، ہمارے جو پسماندہ اضلاع ہیں، وہاں پر انہیں Initiative کی ضرورت ہے، تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ وہ علاقے جو Already neglected ہیں، ان کو یہ اس قسم کی سہولیات فراہم کی جائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ملک نور سلیم۔

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: ملک نور سلیم۔

جناب نور سلیم ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب محمود احمد خان: آپ بیٹھ جائیں سردار صاحب، حکومت والوں کے پاس۔۔۔۔۔

جناب نور سلیم ملک: میں منسٹر صاحب سے چاہوں گا کہ منسٹر صاحب! تمام دوستوں نے کہا کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی، Obviously انفارمیشن ٹیکنالوجی بہت Important ہے اور ہم چاہیں گے کہ ہم سنیں منسٹر صاحب سے کہ حکومت کا کیا کرنے کا ارادہ ہے، اس میں اور پچھلے تین سالوں میں کیا کرتی رہی ہے؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: ملک ریاض خان۔

ملک ریاض خان: شکریہ جناب سپیکر! آجکل ساری دنیا آئی ٹی پر چل رہی ہے اور یہ بڑا بہترین ڈیپارٹمنٹ ہے، اگر اس کو صحیح لائن پر چلایا جائے۔ میں ایک مثال دیتا ہوں، سنگاپور کا پشاور ضلع سے کم رقبہ ہے اور کم آبادی رکھتا ہے لیکن صرف آئی ٹی آئٹم پر آجکل انہوں نے 120 ارب زرمبادلہ بنایا ہے جبکہ پاکستان ابھی اکیس ارب پر گیا ہے، تو اتنا فرق ہے کہ اکیس ارب ہمارا زرمبادلہ ہوا آئی ٹی پر، صرف سنگاپور ملک جو پشاور

ضلع سے رقبہ اور آبادی بھی کم ہے، میری یہ ریکویسٹ ہے منسٹر صاحب سے جس طرح دوستوں نے کہا کہ وہ اپنی کارکردگی بتادیں اور اس لائن کو اور بھی مضبوط کردیں، ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اس پر۔

Mr. Speaker: Mr. Qurban, lapsed. Mr. Salim Khan.

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔اور منسٹر صاحب چونکہ بڑے ''ٹیلنٹڈ'' منسٹر ہیں اس کیبینٹ میں، اور ان کے پاس دو بڑے اچھے محکمے ہیں ہیلتھ اور آئی ٹی، سر! میں ضرور پوچھنا چاہوں گا اپنے منسٹر صاحب سے کہ آئی ٹی کے حوالے سے آجکل دیکھا جائے تو پوری دنیا جو ہے، وہ آئی ٹی پر چل رہی ہے، انفارمیشن ٹیکنالوجی پر چل رہی ہے، کمپیوٹر کا دور ہے اور یہ ڈیپارٹمنٹ اگر بہترین Role play کرے تو یہ کمپیوٹر کی جو ایجوکیشن ہے، لٹریسی، یہ سکول لیول تک اگر Introduce کریں تو اس کی بہت ضرورت بھی ہے آجکل، اور آپ دیکھیں جناب سپیکر صاحب! پرائیویٹ ادارے جو ہیں، یہ کلاس ون سے ہی کمپیوٹر کو انہوں نے Introduce کیا ہے اور اس طرح ہمارے جو گورنمنٹ سکولوں کے بچے ہیں، وہ سکول کیا کالج لیول تک جانے کے بعد بھی کمپیوٹر سے ناواقف ہوتے ہیں۔ میری ایک Suggestion یہی ہے منسٹر صاحب سے کہ کمپیوٹر ایجوکیشن کو کیا یہ سکول لیول تک Introduce کرنا چاہیں گے، ان کے Future میں کوئی Plans اس طرح ہیں؟ ایک ریکویسٹ یہ ہے، دوسرا مہربان منسٹر نے، پچھلے سال بھی یہ کوئسچن میں نے ان سے کیا تھا جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب! آجکل تو ہمارے سب کے ٹیبل پر ایل سی ڈی کمپیوٹر کے، اور ہمارے ممبران میں سے کافی ایسے ہمارے دوست ہیں جو اس کو Operate کرنا بھی نہیں جانتے ہیں اور ہم نے پچھلے سال بھی منسٹر صاحب اگر سنیں مجھے، منسٹر صاحب! اگر ایک منٹ مجھے سنیں، پچھلے سال بھی ہم نے آپ سے ریکویسٹ کی تھی کہ کم از کم ہمارے جو اس اسمبلی کے ممبران ہیں، ان کو انفارمیشن ٹیکنالوجی میں اگر ان کیلئے بہترین کورسز اگر آپ Introduce کریں اور ان کو ایک لیپ ٹاپ ہر ایک کو اگر دے دیں تو یہ بہترین طریقے سے (تالیاں) پہلے یہ خود سمجھ جائیں گے اور باقی یہ جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نے ان ایم پی ایز کو جو۔۔۔۔

جناب سلیم خان: انفارمیشن ٹیکنالوجی آگے کی طرف لانے میں آپ کو سپورٹ کرینگے تو Again یہ دوبارہ کوئسچن میں آپ سے کرتا ہوں کہ آپ کا کوئی ارادہ اس طرح ہے؟ تھینک یو سو مچ۔

جناب سپیکر: آپ نے میرے خیال میں ان ایم پی ایز کو اپنے علاقوں میں وہ کرنا ہے۔ شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)}: شکریہ جناب سپیکر۔ ممبرز نے آئی ٹی میں Interest show کی ہے، واقعی ٹیکنالوجی کا دور ہے اور ہمارے سارے ممبرز جو ہیں، ٹیکنالوجی کو جاننا بھی چاہتے ہیں، استعمال کرنا بھی چاہتے ہیں اور اس کا ڈیویلپ ہونا بھی چاہتے ہیں، ان کا ہے کہ یہ انڈسٹری ڈیویلپ ہو جائے، واقعی اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آجکل پوری دنیا میں آئی ٹی کا دور ہے، جتنی Developed Countries ہیں، ساری آئی ٹی کی طرف توجہ دے رہی ہیں اور جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، یا جو بھی وہ کر رہے ہیں، تھرو ٹیکنالوجی کر رہے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے، خیبر پختونخوا کا آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ، آئی ٹی بورڈ کے حوالے سے میں دو تین چیزیں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ابھی تک کیا کیا ہے؟ ایک تو یہ کہ بائیو میٹرک، میں ایک چھوٹی سی چیز سے جو آپ کو سکولوں میں بھی نظر آتی ہے، ہسپتالوں میں نظر آتی ہے، سٹارٹ کیا ہے، بائیو میٹرک اٹینڈنس سٹارٹ کی ہے تاکہ چیک اینڈ بیلنس ہو سکے، چیزیں چیک کی جا سکیں کہ کون کس ٹائم آیا اور کون کس ٹائم گیا؟ زیادہ تر ایجوکیشن میں اور ہیلتھ میں اور باقی ڈیپارٹمنٹس میں بھی ممبرز کو لوگوں کی شکایت ہوتی ہے کہ لوگ ٹائم پر آتے نہیں، جاتے نہیں، تو مانیٹرنگ ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تھرو ٹیکنالوجی ایجوکیشن میں بھی، ہیلتھ میں بھی مانیٹرنگ ہو رہی ہے جو بائیو میٹرک کے ذریعے وہاں سے Real time information ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو اپنا، ہیلتھ کو اپنا اور باقی ڈیپارٹمنٹس کو، مجھے چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے اور باقیوں کو بھی کہہ رہے ہیں کہ Real Time information آئے، جو آتا ہے ٹھیک ہے، جو نہیں آتا اس کی ڈائریکٹ تنخواہ کٹتی ہے، ڈسپلینری پروسیڈنگز اس کے خلاف ہوتی ہے۔ تیسری بات E procurement کا سسٹم خیبر پختونخوا حکومت نے KEPRA کیلئے Introduce کروایا ہے، آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کا ہے، Prison Management System جو ہے خیبر پختونخوا کا، سب سے Best ہے، جس کیلئے پنجاب گورنمنٹ نے پچھلے دنوں ریکویسٹ بھی کی تھی کہ اس کو ہمیں سمجھایا جائے، بتایا جائے تاکہ اس کو ہم وہاں پر کاپی کر سکیں۔ باقی جو ہمارے Prisnors ہیں، ادھر بھی لے کے جا رہے ہیں، پراپر مینجمنٹ سسٹم ہے آئی ٹی کا، پشاور میں لگا ہوا ہے، سارے ممبرز سے میری ریکویسٹ ہو گی کہ ضرور جائیں، وہاں پر دیکھیں اور اس کو اور

بھی Extend کیا جارہا ہے اور پبلک سروس کمیشن کا آٹو میشن جو ہے، یہ جس طرح بہت سارے ممبرز این ٹی ایس پر بات کرتے ہیں، یا ایٹا پر بات کرتے ہیں، وہی والا سسٹم ہم پبلک سروس کمیشن کا Strengthen کررہے ہیں، اس کیلئے ایک میکنزم بنارہے ہیں، Almost final stages پہ ان کیلئے چند مشکلات ہیں جن کو دور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ MCQs، Multiple questions ہوتے ہیں، ان کا ڈیٹا بینک بنایا جارہا ہے تاکہ این ٹی ایس کے بجائے پبلک سروس کمیشن کل کو پھر یہ ٹیسٹ لے سکے، یہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ پبلک سروس کمیشن کو اس طرف لے کے جارہا ہے، ایک Revenue Generating Department بھی ہو جائے گا، میرٹ کا نظام بھی Introduce ہو گا، Transparent بھی ہوگا اور Accurate بھی ہوگا، آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ اس میں کام کررہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 'رائیٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ' کے تحت جو ہم نے قانون پاس کیا ہے، اس کیلئے ویب سائیٹ بنائی گئی ہے، یہ ریکروٹمنٹ کی، E enablement of Municipal Corporation، لوکل گورنمنٹ میں بھی Already introduce ہو چکا ہے، اس کو چند تحصیلوں میں، پشاور میں اس کو Introduce بھی کروا چکے ہیں اور وہاں پر اس کو Use بھی کر رہے ہیں باقاعدہ سٹیزن کی Facilitation کیلئے اور ممبرز کی Facilitation کیلئے، اس کے ساتھ ساتھ آئی ٹی لیب ہم صوبے میں بنارہے ہیں، اس کرنٹ فنانشل ایئر میں اس کا پراجیکٹ ہے اور اگلے سال جائے گا، سولر پینل کے ساتھ وہ Powered ہوگا اور کیونکہ بجلی کا مسئلہ ہمیں ہوتا ہے تو وہ سارے اضلاع میں ہم اس کی کوشش کررہے ہیں کہ ہر جگہ پر لے کر جائیں اور کالجز میں یا یونیورسٹیز میں ہم کوشش کررہے ہیں، سکول میں Already کیونکہ 500 آئی ٹی لیبز پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں اس وقت پر کام جاری ہے، فائنل سٹیجز پر ہے اور 500 مذید اگلے سال ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کیلئے ڈالے ہیں آئی ٹی لیب کیلئے، تو ہم نے کالجز کیلئے اور یونیورسٹیز کو ٹارگٹ کیا ہے کہ آئی ٹی لیبز ہم وہاں پر بنائیں گے اور اس میں ٹریننگ ہوگی، پروفیشنل ٹریننگ ہوگی جس میں عام سیٹیزن جاسکتا ہے، میل، فیمیل اور وہاں پر وہ Train ہو سکتے ہیں، سرٹیفیکیٹ باقاعدہ ملے گا اور Skilled employment ہے Basically یہ Skilled training ہے، اس کے ساتھ ساتھ آفس آٹو میشن ہے، فائیو ڈیپارٹمنٹس کو ہم نے ٹارگٹ کیا ہے، جن میں ہم اس کو Automate

کر رہے ہیں، ہم نے ہیلتھ کو کیا ہے، آئی ٹی کو کر رہے ہیں، ایجوکیشن میں ابھی ہم سٹارٹ کریں گے ان شاءاللہ، دو تین اور ڈیپارٹمنٹس میں جن کو ہم Total paperless کر رہے ہیں، تو یہ اس کی طرف ہم جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں دو تین، Women empowerment کا ایک پراجیکٹ ہے جس کو کرنٹ فنانشل ایئر میں Introduce کروایا گیا ہے جس پر کام چل رہا ہے۔ دو چیزیں اور بتانا چاہتا ہوں جناب سپیکر! اور وہ یہ ہیں کہ آئی ٹی کی، فارن میں اس کی ٹریننگ چھ مہینے ایک سال میں ہو سکتی ہے یا دو مہینے میں، Recently ہم نے اکیس سو بچوں کو ٹرینڈ، 'فری لانسنگ' کا جو پراجیکٹ ہے، اس کا ہم نے آئی ایم سائنسز کے ساتھ ایگریمنٹ کیا ہے، وہ اکیس سو بچوں کو ٹرینڈ کریں گے اور یہی بچے پھر ان شاءاللہ گھر میں ہی بیٹھے مطلب پڑھائی بھی کر سکتے ہیں اور پوری دنیا کے ساتھ، ان کو جاب بھی مل سکتی ہے، دو ہزار، تین ہزار ڈالر، تین سو ڈالر، چار سو ڈالر جو کہ Already ان سٹوڈنٹ نے کیا ہوا ہے، ان کو ہم نے اس ٹریننگ کا حصہ بنایا ہے اور وہ باقی لوگوں کو اپنی Success stories بھی بتاتے ہیں اور ٹریننگ بھی کرتے ہیں، Digital Youth Summit Khyber Pakhtunkhwa میں اس حکومت نے سٹارٹ کیا اور اس سال ابھی تیسرا ہوگا ان شاءاللہ اگست میں تقریباً ہم پلان کر رہے ہیں، تیار ہے انشاءاللہ، تو یہ آرہا ہے ان شاءاللہ تو یہ سارے ہیں، بہت ساری اور بھی چیزیں ہیں جن کو سامنے رکھ کر آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ان کو Chasing کر رہا ہے اور تقریباً ہر ضلع تک ہم رسائی ممکن بنا رہے ہیں کہ ہر ضلع میں ہم آئی ٹی لیب اور ان چیزوں کو Introduce کروا سکیں، تو اسی حوالے سے بہت ساری چیزیں ہیں جو سامنے آرہی ہیں۔ تو I hope کہ سارے ممبرز اس سے مطمئن ہوں اور اس کو سامنے رکھیں اور میری باتیں جو ہیں، سیدھی ہیں، Straight ہیں، ایک ممبر نے، میں کہنا نہیں چاہتا تھا بہر حال اس نے خود ہی اپنے حساب سے اپنی حیثیت کے ساتھ ایک کٹ موشن چار سو بیس کی لائی ہے تو میں اس کا جواب نہیں دینا چاہتا، یہ اس کی اپنی حیثیت ہے، اس کی اپنی حیثیت ہے، اس کو سامنا لے آیا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Silence please, silence please

<u>سینیئر وزیر (صحت وانفارمیشن ٹیکنالوجی)</u>: تو یہ بالکل تکلیف ہی ہے اس کو، بہت زیادہ تکلیف ہے اس کو، بہت تکلیف ہے اس کو۔

Mr. Speaker: Silence please, silence please; no harsh talking, no cross talking, please. ابھی پھر سے وہ گردان شروع کرلیں گے۔ مسٹر محمد علی، مسٹر محمد علی۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جی سپیکر صاحب! زه ماشاءالله که شهرام خان کومې خبرې اوکړې او دا په حقیقت کښې وی نو په حقیقت کښې ئېAppreciate کوم ځکه چې دا زما علم کښې کم از کم نه وو خو زما یو دوه تجویزونه زه ورکوم، البته د هغې باره کښې اوس هم زه کلیئر نه یم خو بهرحال بیا به کټ موشن زه واپس واخلم۔ یو خو که دا زمونږه دا-----

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: یو منټ سپیکر صاحب! یو منټ۔ که دا مخې ته مونږه ته کوم کمپیوټر پروت دے، دا که دا په انفارمیشن ټیکنالوجی کښې حساب وی، دا چې کوم ماته مخامخ پروت دے نو کم از کم د دې نه خو مونږ ځکه نه یو مطمئن، سپیکر صاحب! یو مثال به درله درکړم، دې ممبرانو به دا محسوس کړی وی، سپیکرصاحب! دا ایجنډا مونږ ته دلته ملاؤ شوې، هم Same دا ایجنډا دلته مونږ ته په دې کمپیوټر کښې هم مونږ ته ملاؤ ده، په دیکښې اوس Confusion یو دا دے سپیکر صاحب! د دې نه به هله مونږه فائده اخستې وې د دې کمپیوټر نه چې----

جناب سپیکر: ته محمدعلی! لږ دا مهربانی کوه چې خپل ټاپک، خپل موضوع ته هغې ته راشه۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: دا په انفارمیشن ټیکنالوجی کښې راځی جی۔

جناب سپیکر: نه دا دې سره تعلق نه ساتی، دا دې سره تعلق نه ساتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: بنه په دې بائیومیټرک باندې بیا خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: بائیو میټرک حوالې سره---

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں جی، پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: د بائیومیټرک حوالې سره خبره خو کیږی، تاسو خو پکار دی چې ماته په یس نو کښې وئیلې وې چې دا په انفارمیشن ټیکنالوجی کښې راځی او که نه، چې نه راځی بس-----

جناب سپیکر: دا تاله خپله هم پکار وو کنه چې تاته پته وه چې دا په انفارمیشن ټیکنالوجی کښې نه راځی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: بس ټهیک شوه جی، بس ټهیک ده سپیکر صاحب! زه د بائیومیټرک په حوالې سره دا خبره کوم جی، دوئ کومه خبره اوکړه نو زه وایمه چې که په دیکښې لږ نور جدت پیدا شی، په دې بائیومیټرک کښې، مثال په طور ما په خپلو سترګو باندې دوه درې داسې، یو ډائرکټریټ کښې ماکتلې دی ایجوکیشن، یو په دې سیکرټریټ کښې، یو کس راغلے دے، نائب قاصد چې هغه په دې بائیومیټرک په شیشه باندېThumb لګولے دے، بیا روان شوے دے، چاترې تپوس کړے دے چې چرته لاړې وئېل ئې مړه دا پاکستانی قوم ځوک دهوکه کولې شی، د چهټئ ټائم نه به پینځه منټه مخکښې راشم بیا به ګوته اولګوم، نو یو خو دا زما د مخکښې خبره ده، یو بل جی په دې بائیو میټرک کښې زه دا وایم چې په دیکښې، دا کوم زنانه چې نکریزې لګوی، ظاهره خبره ده په دې دفترو کښې زمونږه خوئیندې هم ملازمینې دی، یو خو چې نکریزې چې په کومه ګوته وی نو هغه بائیومیټرک نه اخلی، یو په دیکښې دا یو نقص دے، بل زمونږ سره چې کوم نائب قاصد سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: دا د دې سره Related دی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: سپیکرصاحب! دا د بائیومیټرک خصوصیت وائی او زه درته په هغې کښې یو نقصان وایم چې د هغې د پاره هم څه تدارک پکار دے، زه دا وایم۔

جناب سپیکر: ته هغه سره Privately ملاویدے شې، خبره ورسره کولې شې کنه، دا ټائم دے او نور خلق هم دغه کوی، لږ Kindly لږ ګزاره کوه کنه پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: سپیکر صاحب! زما خو تجویز دے ، زه خو به خپل کټ موشن واپس واخلم خو تجویز خو د رکولے شم جی۔

جناب سپیکر: تجویز ته هغه ته Any time ورکولے شي۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ بل سپیکر صاحب! دا د کوم----

جناب سپیکر: زرگل صاحب، پلیز زرگل صاحب، زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: زه Withdraw کوم۔

جناب سپیکر: واپس۔ مسٹر فخراعظم، مسٹر فخراعظم۔

Mr. Fahar e Azam Wazir: I withdraw, Sir.

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یار! ته د پارلیمانی پارټئ ممبر ئې، ته پخپله پکار ده چې په پارلیمانی پارټئ کښې خبره کوئ تا سو، ته خپل دغه باندې کوه۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب سپیکر صاحب! زما صرف-----

جناب سپیکر: یا خو به داسې کوم چې زه به تاسو نه، هلته نه تاسو به انسټرکشنز راکوئ، زه به هاؤس چلوم یا به ئې د رولز مطابق چلوم۔ پلیز کښینه ته، جی جی، محمود خان۔

Mr. Mehmood Ahmad Khan: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Madam Yasmeen Pir Muhammad.

محترمہ یاسمین پیر محمد خان: زه واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Sardar Hussain Babak.

جناب سردار حسین: جناب منسټر صاحب! ډیر ښه Response ورکړو نو زه به ئې د منسټر صاحب په وجه باندې واپس واخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Amna Sardar.

Ms. Amna Sardar: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Noor Saleem.

جناب نور سلیم ملک: شکریہ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں منسٹر صاحب کی تھوڑی توجہ چاہوں گا، منسٹر صاحب نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کو بڑھانے کی بات کوئی نہیں کی، Different departments میں اس کے

استعمال کی بات کہی، جیسے ہمارے ایک دوست نے یہاں پر بیان کیا کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کو ایک بہت اہم انڈسٹری کے طور پر آج کل لیا جارہا ہے اور اس سے ملک کی ایکسپورٹ اور ملک کا زرمبادلہ بڑھانے کی کوششیں کی جارہی ہیں، منسٹر صاحب نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ڈیپارٹمنٹ کیلئے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ اپنے آپ کو بڑھانے کیلئے کیا کررہا ہے اور اس ملک اور اس صوبے کی اکانومی کو بڑھانے کیلئے کیا کردار ادا کررہا ہے؟ تو میں یہ چاہوں گا کہ یہ چیزیں بھی اس میں شامل ہوجانی چاہئیں، باقی زیادہ اس میں کچھ ہے نہیں، تو میں بھی واپس لے لیتا ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جمشید خان۔

جناب جمشید خان: ما خو جی واپس اخستے دے۔

جناب بابر خان: منسٹر صاحب یو خبره اوکړه، دا 'چارسو بیسئ' لفظ نو چې څنګه منسټر دے، هغه شان لفظ مې پرې لګولے دے، هغه پورا خاندان ئے هم چارسوبیس دے، پاناما لیکس کښې ئے نوم راغلے دے---

جناب سپیکر: آپ پلیز، آپ پلیز، آپ پلیز، اس کو باہر کرو یار! اس کو باہر کرو، باہر کرو اس کو، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ سارجنٹ ایٹ آرمز! پلیز آؤٹ، آؤٹ، ہیلو! بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں (شور) (سیکرٹری اسمبلی سے مخاطب ہوکر) امان اللہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں جی پلیز، آپ بیٹھ جائیں (شور) آپ بیٹھ جائیں پلیز، یہ اجلاس، آپ بیٹھ جائیں جی، بیٹھ جائیں، پانچ منٹ کیلئے، یاد رکھیں اگر تم لوگ، میں سیکورٹی، میں اجلاس کو Adjourn کرتا ہوں، میں اجلاس کو Adjourn کرتا ہوں، د سبا د پاره، اب اجلاس کو کل کیلئے Adjourn کرتا ہوں، کل ڈیڑھ بجے اجلاس ہوگا، ڈیڑھ بجے، ان شاءاللہ۔

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 22 جون 2016ء بعد از دوپہر ایک بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہوگیا)